385

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلّمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳	مطابق ۲۸ رجب ۱۳۴۴ھ	یوم جمعہ	مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء	نمبر ۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

۹ فروری ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کے مکان پر مستورات میں بچوں کی صحت کے متعلق لیکچر دیا۔

۹ فروری کو مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری اور مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مولوی فاضل بنگہ (جالندہر) میں عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کے لئے گئے۔ جہاں سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مباحثہ نہایت کامیاب ہوا۔ ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے اقرار کیا۔ کہ احمدی مناظر کامیاب ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے جس بچہ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کی گئی تھی۔ اسے خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا سے صحت ہو گئی ہے۔

منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر جالندہر سے فارغ ہو کر واپس آ گئے ہیں۔

نظم

آغاز بہار

(گلہائے گوناگوں)

از جناب قاضی اکمل صاحب

مسکراہٹ سی لبوں پر جو نمودار ہوئی
شکر ہے کچھ تو توجہ۔ مری سرکار! ہوئی

اسقدر صدمے رہِ عشق بتاں میں پہنچے
طبیعت مری جینے سے بھی بیزار ہوئی

بے عمل ہو کے بھی خواہش ہے کہ پا جاؤں نجات
جیسے بڑھیا کہ وہ یوسف کی خریدار ہوئی

ٹوٹ جائے گا طلسمِ بُت ہیجی یکدم
جب کوئی طلعتِ محمود نمودار ہوئی

ہیں بھلے کی بھی جو کہتا ہوں بُرا مانتے ہیں
ایسی نادانوں کو۔ کچھ عادت انکار ہوئی

خیرِ اُمت ہیں مگر ہم ہیں نبوت سے بند
بات یہ کیا ذرا سوچو تو مرے یار ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدا انگورہ نے ناچ اپنا دکھایا سب کو
احمدی مولوی بلواؤ یہ کہنا ہی پڑا
حبذا اشرقت الارض بنور ربی
امر ایزد کہ ہے قرآن میں یا طالب الملک
مصر و امریکہ سے ہو آئے بشیر احمد
لہریں اٹھتی ہیں مرے قلب میں کیا کیا الحمد

[illegible]

اچھی تجدید خلافت سر دربار ہوئی
اعتراضوں کی جو اغیار سے بھرمار ہوئی
نگہ شوق زیارت سے پُر انوار ہوئی
اس کی تکمیل بہ ذات شہ ابرار ہوئی
ننقص الارض من اطرافہا کی جھنکار ہوئی
حیف ہے یاں برق کی تار زہے گفتار ہوئی

اخبار احمدیہ

جالندھر میں لیکچر
(تار بنام الفضل)

چودھری عبدالحی خان صاحب جالندھر سے بذریعہ پیام برقی حسب ذیل اطلاع دیتے ہیں:- ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے ۷ فروری کو وہاں تھیٹر جالندھر شہر میں ایک نہایت ہی کامیاب لیکچر دیا۔ امریکہ اور اسلام کے عنوان پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔ رؤسا شہر علماء و فضلاء اور مختلف مذاہب کے چیدہ چیدہ اشخاص کی ایک خاصی تعداد جلسہ میں حاضر تھی۔ جو کہ پیرو اس شہر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ حاضرین از حد محظوظ ہوئے۔ تقریر ان روحانی اور مادی تجارب کے حالات سے بھی مملو تھی۔ جو جناب مفتی صاحب کو ممالک مغربیہ میں حاصل ہوئے۔

احمدی مبلغین کی تقریریں امرتسر میں

امرتسر کے چند سعادت مند نوجوانوں نے اشاعت اسلام نام ایک انجمن قائم کی ہے۔ جس کا مقصد مذاہب غیر کی تردید اور اسلام کی اشاعت ہے۔ اس انجمن کے ماتحت اس وقت تک کئی ایک جلسے ہو چکے ہیں۔ جنہیں ہر فرقہ کے مقررین نے تقریریں کیں۔ ۵ فروری ۱۹۲۶ء کو اس انجمن نے میدان اندرون میں ملکانہ راجپوتوں کے حالات اور واقعات شدھی اور آریہ سماج کے اعتراضات کے جوابوں کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا۔ قادیان سے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ انگلستان و افریقہ و حافظ محمد عمر صاحب اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کو مدعو کیا۔ ان ہر سہ مقررین نے اپنے مضامین نہایت عمدگی سے بیان کئے۔

اب اسی انجمن کے زیر انتظام چھ دن ۲۰ فروری سے آریوں سے مباحثہ قرار پایا ہے۔ غیر احمدی مولوی مخالفت کر رہے ہیں۔ کہ احمدیوں کو نہ بلایا جائے۔ حالانکہ آریوں کا مقابلہ سب کو مسلم ہے۔ خاکسار محمد شفیع از امرتسر

جماعت احمدیہ پنڈ دادنخان

خدا کے فضل سے پنڈ دادنخان میں جماعت کا قیام ہو چکا ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی منظوری سے اصحاب ذیل کارکن منتخب کئے گئے ہیں (۱) میاں محمد بخش صاحب پریذیڈنٹ (۲) غلام محمد سیکرٹری (۳) میاں فضل کریم صاحب وکیل محاسب۔ خاکسار غلام محمد سیکرٹری

یونیورسل اپیل

سلسلہ کا ایک انگریزی سہ ماہی رسالہ ہے جو ایک جوشیلے احمدی نوجوان نے رنگون سے جاری کیا ہے۔ انگریزی خوانوں میں تبلیغ کے واسطے تقسیم کرنے کے لئے اسے بہت مفید پا کر ہمارے مکرم بھائی سیٹھ عبداللہ صاحب سکندرآبادی نے بھی فرمایا تھا کہ تحریک کی جائے۔ کہ مختلف جماعتیں ہر سہ ماہی پر دو سو پرچے خرید کر تقسیم کر دیں۔ تو بہت فائدہ ہو۔ اور اتنے ہی پرچے انہوں نے جماعت حیدرآباد کی طرف سے خرید کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ سب جماعتیں اس قدر تو غالباً نہ خرید کر سکیں۔ لیکن ہر سہ ماہی پر اگر سب بڑی جماعتیں پچاس پچاس پرچے کم از کم منگوا کر اپنے شہروں میں بانٹ دیں۔ تو انشاء اللہ انگریزی خوانوں کے درمیان تبلیغ کا کام بہت اچھا ہو سکتا ہے اور ارزاں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ سب کو مفت تقسیم کئے جائیں۔ جہاں ممکن ہو قیمتاً دیئے جائیں۔ جہاں مناسب ہو مفت۔ قیمت فی پرچہ ۳ سالانہ ایک روپیہ۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر یونیورسل اپیل پوسٹ بکس نمبر ۹۲۴ رنگون برما ہونی چاہیئے۔
خادم محمد صادق عفا اللہ عنہ

تاجر اصحاب کے لئے

(۱) برادرم حافظ محمد احسان صاحب صدیقی جو ماریشس میں تبلیغ احمدیت کرتے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے ہندوستان آئے ہیں۔ اور عنقریب انشاء اللہ پھر ماریشس جانے کا ارادہ ہے۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ اگر احمدی احباب جو تجارت پیشہ ہیں۔ ان سے خط و کتابت کریں۔ تو وہ انشاء اللہ ان کا مال جو ماریشس میں فروخت ہونے کے قابل ہو مناسب ہوگا۔ وہاں پر ان سے منگوانے کی کوشش کریں گے۔ اور نیز جو احمدی تاجر وہاں پر اپنی ایجنسی قائم کرنا چاہیں گے۔ انشاء اللہ اس کا انتظام بھی کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ خط و کتابت کرنے کے لئے ان کا پتہ یہ ہے۔ حافظ محمد احسان احمدی صدیقی سادھورہ۔ محلہ گڑھی۔ ضلع انبالہ۔
خاکسار محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن۔ کبیر والا (ملتان)

(۲) جو احباب ہر اقسام و اجناس کی تجارت کو بڑھانا چاہتے ہیں اور اپنا مال کمیشن پر فروخت کرنا چاہیں۔ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔ محمد فوجدار گلاس امپورٹ و کمیشن ایجنٹ۔ قصور

نظارت امور عامہ کے اعلان

(۱) جنوبی ہند کی ملازمت کے متعلق جو درخواستیں امیدوار احباب نے بھیجی تھیں وہ وہاں بھیج دی گئی ہیں۔ ابھی تک ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ جن کا نام منتخب ہوگا۔ الفضل میں شائع کر دیا جائیگا۔ کوئی جواب انفرادی طور پر دفتر ناظر امور عامہ کی طرف سے نہ دیا جائے گا۔ احباب یاد دہانی کے لئے خطوط نہ بھیجیں۔

(۲) ہمارے پاس بعض ایسے ناخواندہ احباب کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ جو مزدوری وغیرہ کا کام کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی دوست ایسے احباب کی ملازمت یا کام کا انتظام کر سکیں۔ تو وہ دفتر ناظر امور عامہ میں اطلاع دیں۔ اور آئندہ بھی اگر کوئی موقع ہو تو مطلع فرماتے رہا کریں۔

(۳) افریقہ میں ملازمت کے متعلق الفضل میں جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق اب دوست درخواستیں نہ بھیجیں۔ کیونکہ بہت سی درخواستیں افریقہ بھیجی جا چکی ہیں۔ اور جب تک ان کا کوئی فیصلہ نہ ہو اور درخواستیں وہاں نہیں بھیجی جا سکتیں۔

نظارت تعلیم و تربیت کا اعلان

اگر کسی جماعت کو امام کی ضرورت ہو تو دفتر نظارت تعلیم و تربیت سے خط و کتابت فرمائیں۔

ایک گمشدہ حمائل

جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء کے موقعہ پر اندرون قصبہ لاہوریوں کے کمرہ میں کوئی صاحب مجلد حمائل مترجم کتاب گھر قادیان بھول کر چھوڑ گئے ہیں۔ جن کی ہو نشان دے کر بذریعہ ڈاک مجھ سے منگوا سکتے ہیں۔
سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت۔ قادیان

ولادت

بتاریخ ۳ فروری خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام رسول۔ خانیوال

بیعت و درخواست دعا

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے مقاصد دین و دنیا میں مجھ کو کامیابی عطا فرمائے۔ علی احمد از قادیان

دعائے مغفرت

والدہ عبدالجلیل خان و عبدالمجید خان صاحب قریباً ایک سال کی لمبی بیماری کے بعد ۱۱ جنوری ۱۹۲۶ء کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ خدا کے فضل و کرم سے بہت سی خوبیاں رکھتی تھیں۔ نماز پنجگانہ وقت اول وقت میں ادا کرنے میں بہت حریص تھیں۔ اور نماز تہجد بھی سب کے رات کو اٹھ کر ہر موسم میں باقاعدہ ادا کرتی تھیں۔ ہر ایک کی خوشی اور دکھ درد میں شریک ہوتی رہتی تھیں

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۱۲ر فروری ۱۹۲۶ء

فرضِ تبلیغ

جن مبصرین ژرف نگاہ نے قوموں کی ترقی و تنزل کے علل و وجوہ پر بحثیں کی ہیں۔ انہوں نے اپنی تدقیق و تحقیق سے چند ایسے نظریے قائم کئے ہیں۔ جو جہاں یہ پتہ دیتے ہیں کہ اوجِ عروج سے گرنے کے یہ سامان ہیں۔ وہاں ہی وہ اس بات سے بھی باخبر کرتے ہیں۔ کہ اگر ان کو مدنظر رکھا جائے تو ایک قوم جو قعرِ گمنامی میں پڑی ہے یا جو ابھی طفلِ شیرخوار کی سی کامنات رکھتی ہے۔ ان کو زیر عمل کرلے۔ تو وہ اٹھ سکتی ہے۔ برپا ہو سکتی ہے۔ طاقت پکڑ سکتی ہے۔ یا اگر وہ قائم شدہ ہے۔ اور ہے وہ ابھی ضعیف و ناتوان اور کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ بجائے استوار ہونے کے نزار ہو رہی ہے۔ اور بجائے ترقی پانے کے تنزل کی طرف اس کا قدم بڑھ رہا ہے۔ تو وہ سنبھل سکتی ہے یہ نظریے کیا ہیں۔ اور قوموں کی حیات و ممات کے ساتھ ان کا کیسا الجھا ہوا تعلق ہے۔ ایک شذرہ طویل کے محتاج ہیں۔ اور ان کا بیان کسی حد تک طوالت کو چاہتا ہے۔ مگر اس طول بیانی میں پڑنا شاید اس قدر مفید نہ ہوگا جس قدر یہ بتا دینا۔ کہ ان کا بیشتر حصہ ان فرائض کو مدنظر رکھ کر قائم کیا گیا ہے۔ جو یا تو افراد قوم نے خود اپنے ذمہ قرار دئیے۔ یا کسی ہستی بالاتر نے وہ فرائض ان کے ذمہ لگا دئیے۔

یہ فرائض کسی طرح کے ہی ہوں۔ اور کسی کی جانب سے ہی لگائے گئے ہوں۔ بہرحال ان کی بجاآوری لازم و لابد ہوتی ہے۔ اور اگر ایک قوم ان کو بجالاتی ہے۔ تو وہ اپنی زیست و حیات کے سامان بہم پہنچاتی ہے۔ اور اگر ان سے غفلت کرتی ہے اور ایک عام بے توجہی ان کی طرف سے برتتی ہے۔ تو وہ اپنی تباہی اور بربادی کے سامان خود پیدا کرتی ہے۔ امثلہ و نظائر پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ نظام قدرت اس بات کو پیش کر رہا ہے۔ کہ ترقی و تنزل نہیں نہیں حیات و ممات فرض کی ادائگی اور عدم ادائگی میں پوشیدہ ہے۔

ایک قوم اٹھتی ہے۔ جہانگیری اور جہانبانی کی خواہش کرتی۔ اور تسخیر عالم کو اپنا فرض قرار دے لیتی ہے لیکن کیا سمجھتے ہو۔ کہ اگر دس پانچ ممالک زیر نگین کرکے وہ آگے قدم نہ اٹھائے۔ اور یہ تو کہے۔ کہ دنیا کو مطیع و منقاد کرنا ہے مگر کیے کچھ نہ۔ تو وہ ترقی کر سکتی ہے۔ یا بالفاظ دیگر وہ زندہ رہ سکتی ہے؟ حاشا و کلا! اس کی زندگی اسی میں ہے۔ کہ وہ اس فرض کیلئے عام اس سے کہ وہ فرض درست ہے یا غلط۔ ممکن ہے یا ناممکن۔ پوری پوری جدوجہد کرتی ہے اور اس کے افراد بلا تفریق احدے اپنے اندر اس بات کا ولولہ رکھتے ہوں کہ ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ خواہ اس کو فتح کرتے ہوئے جان کے ہی لالے کیوں نہ پڑ جائیں۔

یہ وہ فرض ہے۔ جو ہوس جہانگیری کی وجہ سے ایک قوم آپ اپنے ذمے لگاتی ہے۔ لیکن اس کے دوش بدوش ایک اور فرض ہوتا ہے۔ جو ایسی قوم خود تو اپنے ذمے نہیں لگاتی۔ بلکہ وہ ہستی بالاتر اس کے لئے قرار دیتی ہے۔ جسے خدا کہتے ہیں۔ اور وہ فرض ظلم رانی سے بچنے کے متعلق ہے۔ جسے اگر حق کوشی اور نشر عدل و انصاف کہہ لیا جائے تو نادرست نہ ہوگا۔ پس جب ایک قوم ملک گیری اپنے لئے قرار دے لے۔ تو ظلم سے بچنے کا فرض خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے ذمہ لگا دیا جاتا ہے۔ جو نشر عدل و انصاف کے مترادف ہے۔ اگر ایک قوم ملک گیری کے لئے تو قدم بڑھاتی ہے۔ لیکن ظلم سے نہیں بچتی۔ اور عدل نہیں کرتی تو وہ اپنے مدعا و مقصد کے پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی

بایں نمط اگر کسی ایسی قوم کے ذمے کہ جو اس بات کو اپنا نصب العین ٹھیرا لے کہ ہم خالص "حزب اللہ" بنیں گے اور اس کے ذمے اسی اللہ کی طرف سے کہ جس کے حزب بننے کو اس نے اپنا منتہائے آرزو تجویز کیا ہے۔ ابنائے آدم کی بہبودی اور فلاح فرض قرار دی جائے۔ اور وہ قوم یہ تو چاہے۔ کہ ہم حزب اللہ بن جائیں۔ لیکن یہ نہ چاہے کہ ہم جنس اشرف کی بہبودی و فلاح کے لئے کچھ کریں بھی! تو کیا خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ زندہ رہ سکتی ہے۔ اور یا اگر زندہ رہ سکتی ہے۔ تو اپنے مدعا و مقصد میں بامراد ہو سکتی ہے؟ لا واللہ! اس کی زندگی۔ اس کی حیات۔ اس کی زیست۔ اس کا قیام۔ اس کا ثبات اگر ہے۔ تو اسی میں کہ وہ اس فرض کے لئے بھی جی موفور کرے۔ جو خود اس نے اپنے لئے تجویز کیا اور اس فرض کی بجاآوری کے لئے بھی نطاق جلادت کسے جو خدا کی طرف سے اس خصوص میں اس کے ذمہ لگایا گیا۔ یہودی قوم کی تباہی اور عیسائی قوم کی بربادی آنکھوں کے سامنے ہے۔ جو درس آموز ہے۔ مگر ضرورت ہے تو دیدہ عبرت کی۔ کیا یہ قومیں اپنے فرائض سے منہ موڑ کر زندہ رہ سکیں؟ اس کا جواب تاریخ دیگی۔ پھر کیا اپنے فرائض سے غفلت کرکے خیرات برپا رہ سکتی ہے؟ آہ! دھڑکتے ہوئے دل تھراتے ہوئے جسم۔ لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہنا پڑتا ہے "نہیں"۔ پھر کیا یہ خوفناک نظارہ نہیں۔ کہ وہ قوم جو صور اسرافیل کے پھنکے جانے تک قائم رہنے کے لئے کھڑی کی گئی تھی۔ اتنی جلدی اپنے درس وفا کو فراموش کردے۔ اور دکھائے۔ کہ وہ اسی تباہی و بربادی کے گھاٹ اتر رہی ہے۔ کہ جس پر اس کی بہنیں یعنی امم سابقہ اتر چکیں؟

وہ مردہ قومیں جن کی ہڈیاں اگر نہیں۔ تو گوشت پوست تو ضرور گل سڑ چکا ہے۔ آج پھر ہیجان میں آرہی ہیں۔ بیشک وہ مردہ ہیں۔ اور اک مشت استخوان سے بڑھکر نہیں۔ مگر وہ اس عالم مردگی میں ہی جدوجہد کر رہی ہیں۔ کہ زندگی کا ثبوت دیں۔ آریہ قوم نے جو عملاً اور عرفاً دم توڑ رہی ہے۔ مرتے مرتے میدان ارتداد میں جا ایک ہچکی لی۔ یہودی قوم جو مردہ سی صد سالہ تھی۔ پھر مرکزِ یہودیت کے قیام میں کوشاں ہے۔ پونیت جو قیام و فنا کی کشاکش میں فنا کے ہاتھوں پڑی۔ چیخ رہی ہے۔ کہ دست فنا کے فولادی پنجے سے نجات پانے میں ہائے دوا۔ اک جو قوم زندہ تھی۔ اور زندہ رہنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ وہ مر رہی ہے۔ اور وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ (محمد ۳۸) جیسی تہدید کے ہوتے ہوئے بھی مر رہی ہے۔ اور پھر غضب یہ ہے۔ کہ اس کے ساتھ ہی زندگی کی خواہش بھی مر رہی ہے۔

عالم نزع تو اسپر طاری ہے۔ سکرات موت کا استیلا تو اسپر ہے۔ مگر ستم یہ ہے۔ کہ وہ نہ مانتی ہے۔ اور نہ جانتی ہے کہ میں کس حال میں ہوں۔ اور میرے اس حال کا انجام کیا ہوگا کیا اس مریض سے بڑھکر بھی کوئی اپنی جان کا بیری ہو سکتا ہے جو ایک مہلک مرض میں تو گرفتار ہے۔ لیکن خود تو خود بتانے پر بھی نہیں مانتا۔ کہ میں کس بلا کا شکار ہوں؟

یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ پہلے ہی سے کہا گیا ہے کہ یہ مرگئی۔ اس میں سب وہ باتیں پیدا ہونگی۔ جو یہودیت میں پیدا ہو گئیں اور جن سے سمجھا گیا۔ کہ وہ مر گئی۔ لیکن یہی نہیں کہ موت کی خبر دی گئی۔ اور کوئی چارہ کار نہ بتایا گیا۔ نہیں بلکہ یہ بھی بتایا گیا۔ کہ اس کے لئے اک مسیحا بھی آئے گا۔ جو اس کی مرضوں کا درماں۔ اس کے دکھوں کا مداوا۔ اور اس کے روگوں کا علاج ہوگا۔ اور اسے موت کے منہ سے نکال لائے گا۔ اور اسی فرض کو یاد کرائے گا۔ کہ جس فرض کے فراموش کرنے یا کے بجا نہ لانے سے تخت کی جگہ تختہ نصیب ہوا۔ وہ فرض کیا ہے؟ میں پھر یاد کرائے دیتا ہوں۔ وہ اعلائے [illegible] اللہ وہ تبلیغ و اشاعت اسلام ہے۔ وہ یہی ہے۔ جس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کی فلاح و بہبودی مضمر ہے۔ اور جو حزب اللہ بننے کی متمنی ہو ان کے لئے بطور فرض کے ہے۔

آج ملل و نحل اسلام پر یورش کر رہے ہیں۔ کفار و فجار اس کو نابود کرنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ اجانب و اغیار اس کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے لئے منصوبہ بازیاں کر رہے ہیں۔ مگر تیرہ کاری دیکھئے۔ ایسی پٹی آنکھوں پر بندھ گئی ہے کہ رات تو رات دن کو بھی سُود و زیاں کچھ سوجھائی نہیں دیتا۔ اور یہ اس ہمدرد کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ جو آسمان سے ان کا ہمدرد بن کے آیا۔ جو ان مردوں کے حق میں مسیحا تھا۔ اور جس کے نوشدارو ئے جان بخش کو انہوں نے قبول نہ کیا۔ جو کوثر و تسنیم سے آگے جئے آب حیات ان کے لئے کاٹ کر لایا۔ مگر انہوں نے اپنی کشتِ حیات کو اس سے نہ سینچنا تھا نہ سینچا۔

اسلام بے شک بڑے بڑے خطروں میں سے گذرا مگر آج بھی جو خطرہ اُسے ہے۔ وہ کم خوفناک نہیں۔ قوموں کی قومیں اس پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ آریہ الگ کوشاں ہیں۔ مسیحی الگ اپنی کوششوں کو انتہائی حد تک پہنچانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ فنڈ بہم پہنچا رہے ہیں۔ مبلغین پیدا کر رہے ہیں اور اور طرح پر کوششیں کر رہے ہیں۔ وہ اب اسلام کی اس تنظیم کو توڑنا چاہتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دم قدم کی برکت سے ہوئی۔ چنانچہ ان کی کوشش کا اندازہ حسب ذیل الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ جو سٹیٹسمین میں چھپے ہیں:۔

"لنڈن۔ ٹلس برو میں مشنری نمائش کا اختتام کرتے ہوئے درہم کے بشپ نے مشنری خدمات کی اہمیت پر زور دیکر کہا۔ کہ اسلام کی تنظیم جدید ایسی مستحکم بنیادوں پر قائم ہو رہی ہے کہ اب یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کہ اسلام آئندہ سارے ایشیا اور افریقہ کا واحد مذہب بن جائے گا اگر ان براعظموں کے باشندوں کی اقتصادی حالت درست ہو گئی۔ اور انہوں نے ہمارے عیسائی تخیل سوشل دلچسپیوں اور خوشنما تمدن سے بے نیاز ہو کر اور ہماری ان چیزوں سے منہ پھیر کر کام کرنا شروع کر دیا۔ تو برطانی ہنر منڈیاں اور صنعت کاریاں کس طرح اس کا مقابلہ کریں گی"

ادھر اس تنظیم کو توڑنا چاہتے ہیں۔ اور ادھر دین و ایمان چھیننے کے لئے مشنری بہم پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی ایک اپیل اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں مسیحی مجلس کلیسا کے نائب سکرٹری نے بیان کیا کہ ہمیں چار سو تیس (۴۳۰) مشنریوں کی ضرورت ہے۔ ایسا ہی وہ کہتے ہیں۔ کہ اب تک جو کام مسلمانوں میں ہوتا وہ بالکل ابتدائی تھا۔ اب انتہائی طور پر اس کو کرنا ہے تو کیا ان حالات میں یہ ضروری نہیں۔ کہ غفلتوں کو چھوڑ کر اس فرض کو ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو تبلیغ کہلاتا ہے۔ جسے اعلائے کلمۃ اللہ کہتے ہیں۔ جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر نام دہراتا ہے۔ یقیناً یہی ضروری ہے مگر یہ فرض ادا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دیا جائے۔

پس آج تک تم نے اپنی کوششیں تو کر کے دیکھ لیں۔ اب اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے لوائے ظفر بوس کے نیچے جمع ہو کر بھی دیکھ لو۔ کہ جس کا پھریرا فضا میں لہرا رہا ہے اور جس کی پھڑپھڑاہٹ ادھر اگر رود بار انگلستان سے بھی پرے جا پہنچی ہے۔ تو ادھر آب نیل میں بھی اس نے جا تموج پیدا کیا ہے۔ ادھر اگر نئی دنیا کو ہوائے عطر بیز جھونکے پہنچا رہی ہے تو ادھر جزائر کے رہنے والوں کے مشام جان بھی تازہ کر رہی ہے۔

حق بر زبان جاری

مولوی ثناء اللہ صاحب وہ شخص ہیں۔ جو کبھی بھی تعلیم احمدیہ کے صحیح البنیاد ہونے کے قائل نہ ہو سکتے تھے۔ مگر آج مولوی صاحب ہمیں اس کے قائل ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور بالکل آزادانہ طور پر تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ تعلیم احمدیہ بسبب صحیح البنیاد ہونے کے اسقدر مؤثر ہے کہ اگر کسی بیرونی اثر سے خالی ہو کر کوئی فرد بشر بگوش ہوش اسے سُنے۔ تو فوراً اس سے متاثر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب اہلحدیث (۵ر فروری) میں امرتسر کی ایک ایسی انجمن کے ایک جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ جو صرف اور صرف اشاعت اسلام کے لئے بنائی گئی ہے اور جس کے ارکان و ممبر مختلف فرقہ ہائے اسلام سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ پہلا اقرار تعلیم احمدیہ کے مؤثر ہونے کا اس طرح کرتے ہیں

"یہ جلسہ حسب اعلان مولوی اسمٰعیل غزنوی کی صدارت میں کئی روز تک ہوا۔ اور مرزائی مبلغوں نے تقریریں کیں تقریروں کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل غزنوی نے اپنی صدارت کی حیثیت سے آریوں سے مناظرہ کا اعلان بھی کر دیا۔ چنانچہ اس کا اثر اہل اسلام امرتسر پر یہ ہوا۔ کہ بعض ناواقف مسلمان مرزائیوں کو آریوں کی تردید کرنے کی وجہ سے اسلام کا بہترین خدمتگار سمجھنے لگے۔" (اہل حدیث ۵ر فروری)

دوسرا اقرار تعلیم احمدیہ کے صحیح البنیاد ہونے کے سبب مؤثر ہونے کا اس طرح کیا:۔

"مناظرہ آریہ میں مرزائیوں کے پیش کرنے میں نقصان ہو گا یعنی سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی (احمدیوں کی) طرف رغبت ہو گی۔"

تیسرا اقرار اس افسوس کے ساتھ کیا ہے:۔

"چونکہ ان ارکان پر مرزائیوں کا اثر ہو چکا تھا انہوں نے اس تجویز کو نہ مانا"

پھر چوتھا اقرار بھی اسی طرح کف دست ملتے ہوئے کیا:۔

"مجلس علماء نے ان نوجوانوں کو جن میں مولوی اسمٰعیل غزنوی بھی ہیں۔ ضرور سمجھایا تھا ...... کہ آریوں کے مباحثہ کے بعد مرزائیت کا اثر شہر میں پھیلنے کا خطرہ ہے اسلئے تم لوگ یہ کام نہ کرو۔ مگر انہوں نے نہ مانا"

مولوی صاحب کی ان اقراروں کے ساتھ ساتھ مولوی صاحب کی یہ کوشش بھی نظر آ رہی ہے۔

(ا) "اسپر علماء کو فکر ہوئی۔ تو مجلس علماء میں بعد غور و فکر تجویز ہوئی۔ کہ جدید انجمن اشاعت اسلام کے ان ممبران کو جو مرزائی عقائد کے نہیں ہیں۔ سمجھایا جائے۔ (اہلحدیث ۵ر فروری)

(ب) "بعض سادہ لوح مسلمانوں کی گمراہی کے خطرہ سے مجلس علماء نے ان نوجوانوں کو جن میں مولوی اسمٰعیل غزنوی بھی ہیں۔ ضرور سمجھایا تھا۔ (اہلحدیث ۵ر فروری)

ایک طرف تو ہمیں خوشی ہوئی۔ کہ آخر مولوی صاحب نے تعلیم احمدیہ کے جذب و تاثیر کو مانا۔ لیکن رنج بھی ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے بمعیت چند رفقا کار جوشیلے نوجوان مسلمانوں کے جوش ملی کو بدہم اور ان کی غیرت مذہب کو ماند کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ اور یہ نہ سوچا کہ یہ کوشش کیا معنے رکھتی ہے۔

آریوں کی دریدہ دہنی شہرہ آفاق ہے۔ اور حالات زمانہ اب کچھ ایسے ہو رہے ہیں۔ کہ آریہ اور بدزبانی شاید مترادف لفظ بن جائیں۔ اور بدزبانی بھی وہ بدزبانی جو کسی زید بکر عمر کے لئے نہیں۔ بلکہ اس فخر دو جہاںؐ کے حق میں کہ جو دنیا میں رحم مجسم بن کر آیا۔ کیا مولوی صاحبان چاہتے ہیں۔ کہ آریوں کو ان کے گھر تک پہنچانے کی کوشش نہ کی جائے اور اسلام اور رسول اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب اسلام اور خدائے اسلام کے حق میں جو ان کے مُنہ میں آئے کہیں۔ اور ہم سنتے رہیں۔ آہ! کسی احمدی سے یہ اُمید نہ رکھو اور ایسا ہی ان حب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنے والے افراد سے بھی کم ہی ایسی اُمید کرو۔ جنھوں نے ان اغراض مخصوص کے لئے اشاعت اسلام نام سے یہ انجمن بنائی۔ بالآخر کیا مولوی صاحب اس بات کی اجازت دینگے۔ اگر کوئی ان سے یہ سوال کرنے کی جرأت کرے۔ کہ مولوی صاحب اگر عامۃ الناس پر علماء یا کسی مجلس علماء وغیرہ کا بیرونی اثر نہ ہو۔ تو فطرتی طور پر ان کے ہاتھ امرتسر سے کلکتے تک کے سفر کے درمیان کس پہ پتھر برسائینگے اور کس پر پھول؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرقہ ناجیہ کی علامات

اسلام میں انشقاق واختلاف شروع ہوا۔ اور فرقہ بندی ہوتی گئی۔ آج بہت سے فرقے اور جماعتیں الگ الگ نظر آتی ہیں۔ اور اسلامی شیرازہ درہم برہم ہوچکا ہے۔ یہ اختلاف بتلاتا ہے۔ کہ لوگ شریعت بیضا اور سراج منیر سے دور ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ہمیشہ افتراق اور تخالف کا موجب تاریکی اور ظلمت ہوا کرتی ہے۔ حامیانِ اسلام کا یہ سلوک اور پھر معاندین کی حصار اسلام پر پیہم گولہ باری کچھ ایسی باتیں نہ تھیں۔ کہ خدا اسے قدیر ان کو دیکھتا اور خاموش رہتا۔ کیونکہ اس نے فرمایا تھا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون۔ زمانہ تقاضا کر رہا تھا۔ کہ پیاسوں کے لئے آسمانی پانی نازل ہو۔ اور جویان حق کے لئے مشعل اور گم گشتگانِ راہ کے لئے ہادی بھیجا جائے۔ جو ایک طرف دشمنان اسلام کی رہنمائی کرے۔ اور ان کو ورطہ شبہات سے نکالے۔ اور دوسری طرف مختلف اسلامی فرقوں کو ایک مرکز پر جمع کرے۔ اور ان میں سے مخالفت اور عداوت کو دور کرے۔ پس زمانے کا تقاضا پیدا ہوا۔ اور آنے والا عین وقت پر آگیا۔ اور اس نے کہا ع

فلا تعجب بما جئنا بنور ٭ بدت عین اذا اشتدّ الاوام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

"ان بنی اسرائیل تفرّقت علےٰ ثنتین وسبعین ملّۃ وتفترق امّتی علےٰ ثلاثٍ وسبعین ملّۃ کلھم فی النّار الا ملّۃ واحدۃ۔ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی" (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۸۹) کہ میری امت کے ۷۳ فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ ہی جنت میں جائے گا۔ باقی سب فرقے دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ رضہ نے دریافت کیا۔ کہ وہ کونسا فرقہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ کہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوگا"۔

مسلمانوں کا ہر ایک فرقہ خواہ وہ احادیث کا قائل ہو یا نہ اپنے آپ کو ہی ناجی سمجھتا ہے۔ اور باقی فرقوں کو "ما انا علیہ واصحابی" سے خارج قرار دیتا ہے۔ لیکن ایک متلاشی حق انسان کیونکر جانے کہ فی الواقع فلاں فرقہ ہی ان عقائد کا حامل اور ان اعمال کا پابند ہے۔ جن پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضہ تھے۔ اس فیصلہ کے لئے احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر چونکہ اس صورت میں یہ گنجائش رہ سکتی ہے۔ کہ یہ احادیث اہلسنت کی ہیں۔ یا اہل تشیع کی اور پھر کسی طور پر مجروح تو نہیں۔ اس لئے میں ذیل میں قرآن پاک سے ہی چند معیار اور علامتیں درج کرتا ہوں۔ جن پر ایک سطحی نظر ڈالنے سے ہی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ موجودہ فرقہائے اسلامیہ میں سے کونسی ایسی جماعت ہے۔ جو حقیقتاً صحابہ کرام رضہ کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔

معیار اوّل

عقائد کے لحاظ سے فیصلہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ آیت بیان فرمائی ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علے الدین کلّہٖ ولو کرہ المشرکون (الصف ع ۱) کہ ہم نے رسول پاک صلعم کو "الہدیٰ" اور "دین الحق" دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب کیا جاوے۔ اگرچہ مشرک لوگ اس کو ناپسند ہی کریں"۔ اس آیت میں بتلایا گیا ہے۔ کہ محمد عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دین اور عقائد کی یہ علامت ہے۔ کہ وہ دیگر ادیان باطلہ پر غالب آتے ہیں۔ اور دوسرے مذاہب ان کے سامنے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اب اس آیت کی رہنمائی سے یہ گر ہمیں مل گیا۔ کہ وہ عقائد اسلامیہ جو غیر مذاہب کے مقابلہ میں غالب رہیں۔ وہی حقیقتاً رسول پاک صلعم کے عقائد تھے۔ اور وہی "دین الحق" ہے۔ جس کو لے کر فاران کی چوٹیوں سے طلوع کرنے والا آچکا۔ اور اسی کی اتباع کرنیوالے قدوسیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اس اصل کی روشنی میں جماعت احمدیہ اور دیگر فرقوں کے اختلافی مسائل مثلاً حیات ممات عیسیٰ علیہ السلام اور امکان نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہ پر ایک نظر ڈالنے سے آپ پر کھل جائے گا۔ کہ حق جماعت احمدیہ کی طرف ہی ہے۔ کیونکہ مثلاً اگر آپ ایک عیسائی سے آنحضرت صلعم کی فضیلت منوانا چاہیں۔ تو کیا اس کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ مس شیطان سے پاک اور معجزانہ طور پر پیدا ہونے والے۔ پرندوں کے خالق۔ مردوں کو زندہ کرنے والے۔ بہروں کو کان اور اندھوں کو آنکھیں بخشنے والے اور بیماروں کو شفا دینے والے اور پھر دشمنوں سے بچانے کے لئے جسم سمیت زندہ آسمان پر اٹھائے جانے والے اور قریباً دو ہزار برس سے بغیر کھانے پینے کے زندہ اور جوان رہنے والے اور پھر آخری زمانہ میں نزول فرما کر سب سے بڑے فتنہ دجال کو دور کر کے تمام اہل کتاب کو ایمان پر قائم کرنے والے تو صرف حضرت عیسےٰ ہیں۔ مگر افضل پھر بھی رسول کریم ہی ہیں۔ ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں۔ مگر یہ صرف جماعت احمدیہ اور اس کے غالب آنے والے عقائد احمدیہ ہیں۔ کہ بڑے بڑے لسان عیسائی بھی ان کے مقابلہ پر آنے سے ڈرتے ہیں۔ سوائے عزیزو! کیا آپ مسیح کے لئے اس قدر غلو کر کے اس سید الکونین (فداہ نفوس العالمین) کی بے حرمتی نہیں کر رہے۔ آخر کب تک ان عقائد کو اختیار کر کے اس معصوم پر ظلم اور نصاریٰ کی تائید کرو گے۔ اور خود مغلوب ہو گے ؎

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند
مگر مدفون یثرب را ندادند این فضیلت را

پس ظاہر و باہر ہے۔ کہ نصاریٰ کے مقابلہ پر اگر کوئی عقیدہ غالب آسکتا ہے۔ تو وہ حضرت عیسےٰ کی موت کا عقیدہ ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ "دین الحق" اور "الہدیٰ" یہی ہے۔ جس کو سرور کائنات دنیا میں لائے۔ اسی طرح دیگر اعتقادات کا حال ہے۔ اور آج تو خود مسلمان تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ عیسائیت اور ویدک دھرم کا صحیح مقابلہ اور پھر غلبہ احمدیوں کے ہاتھوں ہی ہوتا ہے۔ پس احمدی ہی اشدّاء علے الکفار کے مصداق اور عقائد صحیحہ کے حامل ہیں۔

معیار ثانی

صحابہ کرام رضہ کی سنت اور فرقہ ناجیہ کی ایک عملی علامت قرآن پاک میں یوں بیان کی گئی ہے۔

کنتم خیر امّۃٍ اخرجت للنّاس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ الآیۃ (آل عمران ع ۱۱) کہ تم اس لئے خیر امت ہو۔ کہ تم ایک داعی مبلغ گروہ ہو۔ تمہارے وجود کی وحید غرض یہی ہے۔ کہ تم دنیا میں نیکی کا حکم کرو۔ اور بدی سے منع کرو۔ یعنی اکناف عالم میں تبلیغ دین کرنا تمہارا اہم فرض ہے۔ پھر دوسری جگہ یوں بیان فرماتا ہے۔ ادعوا الی اللہ علےٰ بصیرۃٍ انا ومن اتبعنی (یوسف ع ۱۲) کہ میں (رسول پاک صلعم) اور میرے متبعین لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور ہم بصیرت پر ہیں۔ پہلی آیت میں خدا تعالےٰ کا فرمان ہے۔ کہ تمہاری زیست سے یہی مطلوب ہے۔ کہ دنیا کو خدا سے ملاؤ۔ اور دوسری آیت میں اس ارشاد کی تعمیل کا اظہار ہے۔ اب اس معیار کو مدنظر رکھ کر ہر کس و ناکس فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ جمیع فرقہ ہائے اسلامیہ میں سے کونسا فرقہ "ما انا علیہ واصحابی" پر عمل کرتے ہوئے دنیا کے گوشوں میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اشاعت کر رہا ہے۔ اور دنیا کو دائرہ اسلام میں داخل کر رہا ہے۔ اور کونسا گروہ تبلیغ دین جیسے فریضہ کی ادائگی سے محروم اور بے نصیب ہے۔ اے بھائیو۔ اگر یہ آیت قرآنی سچ ہے۔ اور آپ مسلمانوں کی اس ذمہ داری کے قائل نہیں۔ تو آپ کو جماعت احمدیہ کے خیر امّۃ اور ملّۃ واحدۃ کے مصداق ماننے میں کیا عذر ہے۔ کیونکہ یہی ایک جماعت ہے۔ جو بلاد بعیدہ، جرمنی۔ انگلستان۔ امریکہ نائجیریا میں خدائے بلند و برتر کی توحید اور رسول پاک کی عظمت پھیلا رہی ہے۔ پس معیار ثانی کی رو سے بھی الجماعت الاحمدیہ ہی وہ الجماعت ہے۔ جس کو ناجی قرار دیا گیا ہے۔

معیار ثالث

خدا تعالےٰ کی کتاب ایک خزانہ ہے۔ جس کی چابی سوائے نیکوکاروں کے کسی کے سپرد نہ کی جاتی۔ اور معارف قرآن سے صرف متقی اور برگزیدہ ہی بہرہ ور ہوتے ہیں۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ لا یمسّہٗ الا المطھّرون (الواقعہ ع ۳) کہ سوائے پاکیزہ اور مقربان بارگاہ الٰہی کے کسی سے مس حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کون عقلمند ایک چور کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مال و منال کا محافظ مقرر کرتا ہے۔ اب یقیناً سب اسلامی فرقوں میں سے وہ فرقہ ہی ناجی اور مقرب الٰہی ہو سکتا ہے۔ جس پر معارف و حقائق قرآن بسط اور تفصیل سے کھولے جائیں۔ اور ان دنوں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی فرقہ اس آزمائش کے لئے میدان میں نہیں آسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں دنیا کو چیلنج دیا۔ اور دنیا نے اپنے عجز و سکوت سے آپ کی صداقت پر مہر کر دی۔ اور وہ چیلنج آج بھی اسی طرح موجود ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے واقف جانتے ہیں۔ کہ جو معارف قرآنیہ ان کو دیئے گئے ہیں۔ دنیا ان سے عاری ہے۔ پس یہ معیار بھی ہمارے دعویٰ کی تائید کرتا ہے۔

پس معلوم ہوا۔ کہ تمام فرقوں میں سے ناجی فرقہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ مبارک ہیں وے جو اس حقیقت کو سمجھیں اور اپنی عاقبت کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ والسلام

(خاکسار اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) قادیان)

نور ہاسپٹل کی امداد اور شکریہ

ہاسپٹل کی ضروریات کچھ وہی لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جن کو گورنمنٹ کے شفاخانوں میں کام کرنے کا موقعہ ملا ہو۔ مگر نور ہاسپٹل کی ضروریات کو وہ بھی پوری طرح نہیں جانتے یہی وجہ ہے۔ کہ اکثر ڈاکٹر صاحبان و اطباء جماعت ایک چھوٹی سے چھوٹی رقم ماہواری امداد کی اس کے لئے مقرر فرما کر ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کی تھوڑی سی توجہ سے یہاں کے بہت سے کام نکل سکتے ہیں۔ ہاسپٹل گو علمی اور تبلیغی خدمت سلسلہ کی نہیں کر سکتا۔ مگر ضرورت کے وقت ملی خدمت ضرور ادا کرتا ہے۔ اور اس کے لئے کئی قسم کے اخراجات کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے درجات کو بہت بہت بلند فرمائے۔ کہ آپ نے پیرانہ سالی میں پیسہ پیسہ جمع کر کے نور ہاسپٹل کی عمارت کو بنوا دیا۔ جس سے جماعت پر اس طرز کا بوجھ نہیں پڑا۔ جیسا کہ بورڈنگ ہائی اسکول اور مدرسہ کی تعمیر کے وقت پڑا تھا۔ پس جس طرح چھوٹی چھوٹی امداد احباب نے اس وقت فرمائی تھی۔ اب بھی اسی طرح کی امداد کی درخواست ہے۔ اور چندہ۔ تو آپ کا اصل مال تجارت ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے ھل ادلکم علیٰ تجارۃ۔ مگر ہاسپٹل کی امداد اس تجارت کا صدقہ ہوگی۔ پس اپنی تجارت کو کامیاب بنانے کے لئے صدقہ کو کبھی نہ بھولیں۔ میں اپنے دو پیارے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مشکلات اور تنگی کے وقت میں شفاخانہ کی امداد فرمائی:۔ (۱) ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن چھاؤنی لاہور نے بذریعہ فاروق رجسٹر اوٹ ڈور اور ٹکٹ اوٹ ڈور کے لئے قریباً چھ ماہ کے لئے انتظام فرمایا۔

(۲) ڈاکٹر غلام علی صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی بلاری نے مبلغ عہ ۵ ہسپتال کی امداد کے لئے بھیجے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار حشمت اللہ۔ انچارج نور ہاسپٹل قادیان)

آٹھ سو زبانوں میں ترجمہ
انجیل سے تمام دنیا کو گھیرنے کی کوشش

(مترجمہ از ٹسٹ بٹس)

ریورنڈ جان ایچ رٹن ایم۔ اے (آکسن) سکرٹری برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی و پریزیڈنٹ ڈبلن کانفرنس اپنی ایک ملاقات میں بیان کرتے ہیں۔ ہمارے بائیبل ہوس واقعہ کوئین اسٹریٹ کے کتب خانہ میں کرۂ ارض کا ایک نمونہ رکھا ہے۔ جو ابی سینیا کے سفیر کا عطیہ ہے۔ اس میں سرخ نشانوں سے بتلایا گیا ہے۔ کہ آج تک انجیل یا اس کے حصص کتنی زبانوں اور بولیوں میں چھپ چکے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انجیل ۸۳۵ زبانوں میں پڑھی جاتی ہے۔ ان میں سے برٹش اینڈ فارن سوسائٹی نے انجیل ۵۷۲ زبانوں میں شائع کی۔ انجیل کی بکری دنیا کی سب کتب سے زیادہ ہے۔ اس کے مقابل جس کتاب کی سب سے زیادہ بکری ہے۔ وہ بنیین کی تصنیف پلگرمز پراگرس ہے۔ مگر اس مشہور و معروف تصنیف کی آج تک کی تمام بکری انجیل اور اس کے حصص کی ایک سال کی بکری کے جو صرف بائیبل ہوس سے ہوتی ہے۔ برابر نہیں ہوئی۔

وہ سال جن میں انجیل کی سب سے زیادہ بکری ہوئی۔ ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء اور ۱۹۲۲ء ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں اس سوسائٹی نے جس کے ساتھ میرا تعلق چوتھائی صدی سے ہے اپنی تاریخ میں تیسری دفعہ ایک کروڑ سے زیادہ انجیل کی جلدیں شائع کیں۔ پہلے دو موقعوں پر یعنی ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء میں غیر معمولی اشاعت سپاہیوں میں تقسیم کرنے کی وجہ سے تھی۔ مگر پچھلے سال کی اشاعت ایک کروڑ چالیس ہزار اس قسم کے غیر معمولی حالات کے باعث نہیں ہوئی تھی اس حیرت انگیز تعداد میں ۱۱۳۶۹۳۷ مکمل انجیلیں ۱۰۹۲۸۲۲۔ عہدنامہ جدید ۷۸۱۰۸۱۶ چھوٹی جلدیں خصوصاً گاسپلز اور سالٹرز تھے۔ ۱۹۲۴ء میں ۱۹۲۳ء سے پندرہ لاکھ زیادہ اشاعت ہوئی۔ برٹش اینڈ فارن سوسائٹی کے اپنے قیام ۱۸۰۴ء سے لیکر ۱۹۲۴ء تک اشاعت انجیل کا جو میزان ہے۔ وہ ۳۵۵۳۲۰۷۲۱ (ساڑھے پینتیس کروڑ سے زیادہ) ہے۔ ہر دس کتابیں جو ہم فروخت کرتے ہیں انہیں چار چین میں بکتی ہیں (گویا چالیس فیصدی کام چین میں ہوتا ہے) انجیل کے انگریزی مستند ترجمہ میں ۷۷۳۷۴۶ الفاظ اور ۳۵۶۶۴۸۳ حروف ہیں۔

بائیبل سوسائٹی نے پچھلے سال انجیل کے انگریزی ترجمے میں جتنے حروف ہیں۔ ان سے اڑھائی لاکھ زیادہ انجیل مقدس کی جلدیں چین میں شائع کیں (قریباً ۴۰ لاکھ) اور دنیا کی تین عظیم الشان انجیلی انجمنوں (امریکن سکاٹش اور ہماری اپنی) نے پچانوے لاکھ جلدیں خاصکر گاسپلز چینیوں کے ہاتھ میں پہنچائیں۔

ہماری کوششیں کہ روس میں پھر قدم جمایا جائے ناکام رہیں۔ مگر ہمارے پاس ثبوت ہیں کہ انجیل مقدس مسلمانوں کے مرکز مکہ اور مدینہ میں بھی مطالعہ کی جاتی ہے۔

زبانیں اور بولیاں جن میں بائیبل سوسائٹی نے مکمل انجیلیں یا اس کے حصص شائع کئے ہیں۔ بلحاظ فہرست نہایت حیرت انگیز ہے بنی نوع انسان جتنی زبانیں بولتے ہیں انکی تین چوتھائی زبانوں میں کتاب مقدس چھپی ہوئی بغیر مجلد ہزار ہا کی تعداد میں بائیبل ہوس کی کئی منزلوں پر پڑی ہے۔ اور کوئی ایسا سال نہیں گذرتا۔ جس میں یہ فہرست بڑھتی نہیں۔ مثلاً اس سلسلہ کی انتہا میں جو ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء کو ختم ہوا۔ چھ نئی زبانوں میں انجیل کا ترجمہ ہوا۔

کیوبک میں پچھلے سال کتاب مقدس ۳۳ زبانوں میں اور ہیلیفکس میں ۲۵ اور سینٹ جان میں ۳۶ زبانوں میں ترجمہ شدہ تقسیم کی گئی۔ اکٹھی دو مختلف زبانوں میں (آمنے سامنے) چھپی ہوئی انجیل بھی تقسیم کی جاتی ہے اس طرح دو مختلف زبانوں میں یکجا شائع شدہ انجیل ۱۰۱ ایڈیشن میں چھپی ہے۔

ہمارے ایجنٹ اور بکی بردار کتب فروش اکثر نہایت عمدہ کام کرتے ہیں۔ پورٹ سعید پر ہمارے ڈپو میں عجیب عملہ ہے۔ دو آرمینین ہیں۔ ان میں سے ایک کا بچہ اور بوڑھی ماں ہیں۔ جو اپنے کنبے کے ۷۰ نفوس میں سے جنگ میں تباہ ہونے سے بچ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک انگریزی۔ فرانسیسی۔ عربی اور تین ترکی بولیاں جانتا ہے۔ دوسرا اس کا ہم وطن انگریزی۔ فرانسیسی۔ ترکی۔ عربی۔ یونانی۔ جرمنی اور اطالوی اور امہرک زبانیں جانتا ہے۔ ایک حبشی معاون ہے۔ جو چار زبانیں جانتا ہے۔ ۱۹ سال کا دفتری لڑکا بھی پانچ زبانیں بول سکتا ہے۔ یہ گذرنے والے جہازوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور مذہب و ملت کے لوگوں سے تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ (خاکسار فضل کریم پلیڈر پنڈ دادن خاں)

توسیع اشاعت الفضل

احباب کرام الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں۔ وی پی خلاف امید واپس آ رہے ہیں۔ جس سے اخبار میں کمی ہو گئی ہے حالانکہ اضافہ کی امید تھی۔ (مینیجر الفضل)

388
Digitized by Khilafat Library Rabwah

علماء دیوبند سے مطالبہ

ناظرین سے یہ بات مخفی نہیں۔ کہ جب کبھی ہمارے دیوبندی غیر مخالفین کی طرف سے کوئی اشتہار یا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب و تفسیق ثابت کرنے کے لئے نکلا ہے۔ اس کا ہماری جانب سے بدلائل سخت جواب دیا جاتا رہا ہے۔ جس سے ان کے کیمپ میں کھلبلی مچ جاتی۔ اور ان میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اب پھر انہی فرسودہ اعتراضوں کے اشتہاروں کا دیوبندیوں کی طرف سے۔ "فتح قادیان کا مکمل نقشہ جنگ" نامی ایک رسالہ نکلا ہے۔ حالانکہ انہی اشتہارات کے متعلق امام جماعت احمدیہ قادیان دیوبندیوں کو چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معارف قرآنیہ کے مقابلہ میں بیان کرنا تو الگ رہا۔ میرے مقابلہ میں معارف بیان کرنے کے لئے آویں۔ مگر دیوبندی علماء نے اس مقابلہ کی قطعاً جرأت نہیں کی۔ اور نہ کبھی کرینگے۔ حالانکہ اخبار الفضل کئی بار ان کو اس طرف توجہ دلا چکا ہے۔

علماء دیوبند جب اس مقابلہ کے لئے آمادہ ہونگے۔ اسوقت دیکھا جائے گا کہ وہ اپنے ان دعاوی میں کہاں تک سچے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے اشتہارات میں کئے ہیں۔ فی الحال میں ایک مطالبہ ان سے کرتا ہوں۔ جو یہ ہے۔

عرصہ تین چار سال سے میں اس امر کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ اور پے در پے کر رہا ہوں۔ کہ اگر علماء دیوبند سچے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کی کسی تصنیف یا اشتہار سے یہ عبارت جو ذیل میں لکھی ہے۔ نکالکر دکھائیں۔ اب میں پھر اسی سوال کو پیش کر کے مطالبہ کرتا ہوں۔ ۲۲ شوال ۱۳۳۶ھ کو ایک رسالہ بنام اظہار حق دیوبندی علماء نے زیر اہتمام مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مطبع قاسمی دیوبند سے شائع کیا۔ جس کے صفحہ ۶ پر یہ عبارت نقل کی ہے۔ اس عبارت کو اکثر لوگوں نے عموماً اور مولوی عبدالقیوم صاحب امام مسجد صدر بازار میرٹھ و مولوی محمد عاقل صاحب دیوبندی نے خصوصاً راقم کے پاس آکر بچشم خود دیکھا ہے۔

"اس فرقہ (احمدیہ ناقل) نے تو صاف کہدیا ہے کہ ہم کو شریعت محمدیہ کی ضرورت نہیں۔ ہماری شریعت ہمارا اسلام ہمارا دین تو وہ ہے۔ جس کو تیرھویں صدی میں مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم مرزا کی صورت میں پنجاب میں نازل ہو کر منجانب اللہ لایا۔ گو محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی نبی برحق تھے۔"

بالفاظ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب از رسالہ فتح قادیان صلا کسی قدر ترمیم کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ ہم کو لمبی چوڑی تقریروں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں کے نفع کے لئے اس عبارت کو زیر خط تحریر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دیوبندیوں کو ہدایت فرمائے آمین۔

پھر رسالہ فتح قادیان صلا سے کسی قدر ترمیم کے ساتھ ملتمس ہوں۔ کہ دیوبندی انصاف سے احتمال قوی ہے۔ کہ دیوبندی جماعت متعدد مضامین کا حوالہ دیکر کسی غیر متعارف غیر ذمہ وار کی طرف سے مضمون مذکورہ بالا شائع کر دیں۔ جس سے ہمیں یہ کہنے کی ضرورت پیش آئے کہ یہ شخص کوئی ذمہ وار نہیں۔ نہ عالم ہے۔ نہ فاضل۔ اس کا کوئی اثر احمدیت پر نہیں پڑتا۔ جیسے پیر جماعت علی حنفی علی پوری نے گوجرانوالہ میں بڑی تعلّی سے فرمایا "کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو شخص بشر کہے۔ وہ کافر ہے۔" (اہلحدیث جلد ۲۲ نمبر ۳۳ - ۱۹ جون ۱۹۲۵ء) کیا اس کہنے کا اثر حنفیت پر پڑے گا۔ اور فرقہ حنفی ایسا ہی خیال کیا جائیگا۔ اور کیا صرف ایک شخص کے کہنے پر کوئی عقل کا دشمن یہ لکھ سکتا ہے۔ کہ اس فرقہ (حنفیہ) نے تو صاف لکھ دیا ہے۔ کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہے۔ وہ کافر ہے دیکھو ثناء اللہ نے ایسا نہیں لکھا۔ حالانکہ پیر جماعت علی صاحب کے ہزاروں متبعین اس کو تسلیم بھی کرتے ہوں گے۔ اس عقل و خرد کے وارث صرف دیوبندی علماء ہی ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

نہ صورت نہ سیرت نہ علم و ہنر
دریں دیوبند و مظفر نگر

اس وجہ سے عرض ہے۔ کہ جو دیوبندی جواب لکھے۔ پہلے خوب غور کرلے۔ کہ مرزا صاحب نے یہ فلاں کتاب یا اشتہار میں لکھا بھی ہے یا نہیں۔ ورنہ جو تحریر بھی ہوگی۔ کالعدم ہوگی۔ اور دیوبندی جواب سے عاجز سمجھے جائینگے۔ کچھ اور رسالہ فتح قادیان صلا سے کسی قدر ترمیم کے ساتھ ہم آپ سے یہ بھی شرط نہیں لگاتے۔ کہ جواب دینے کے لئے آپ اپنے کسی سربرآوردہ مولوی کو مجبور کریں۔ مولوی مرتضیٰ حسن ہوں یا مولوی انور شاہ کوئی کیوں نہ ہو ہم بفضلہ تعالیٰ پیشگوئی کرتے ہیں۔ دیوبندی علماء سب ملکر بھی حضرت مرزا صاحب کی کسی تصنیف وغیرہ سے یہ عبارت زیر خط جو رسالہ اظہار حق میں لکھکر شائع کر چکے ہیں۔ نہیں بتا سکتے۔ اگر سارے کے سارے دیوبندی نہ بتا سکے۔ اور خدا چاہے۔ ہرگز ہرگز نہ بتا سکیں گے۔ تو دیوبندیت کے جھوٹے ہونے اور خاتمہ میں اب کیا باقی رہا۔ حق پسند احباب اس اعلان کو دیوبندیوں کے آگے پیش کر کے ان سے اس کا جواب لیں۔ کیونکہ اس ایک حوالہ کے صحیح دکھا دینے پر جو ایک نہایت ہی اہم الزام ہے تمام الزامات ان کے صحیح ثابت ہو جائینگے۔ اور میں صدق دل سے بخدا ان کا مسلک اختیار کر لوں گا۔ اور ان کے تمام الزامات جو حضرت مرزا صاحب پر رسالہ فتح قادیان میں لگائے ہیں دل سے تسلیم کر لوں گا۔

جائیں گے جیت بازی وہ بس ایک داؤں میں
سارے ہی پاؤں آگئے ہاتھی کے پاؤں میں

دیکھئے مولوی مرتضیٰ حسن صاحب یا اور کوئی کیا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ مگر جو عبارت رسالہ اظہار حق میں لکھی ہے۔ بعینہٖ وہی عبارت حضرت مرزا صاحب کی دکھانی چاہیئے۔ اگر مضمون کچھ بدلا اور مرزا صاحبؑ کا قول نہ ہوا۔ تو آیت وعید سے دیوبندی بچ نہیں سکتے (فتح قادیان صلا)

کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار نیست

محمد صدیق احمدی۔ محاسب انجمن احمدیہ میرٹھ

ل اگر کوئی شخص بقول مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی یہ کہے۔ کہ یہ سوال ہی محض غلط ہے۔

"کیونکہ رسالہ اظہار حق کی عبارت مرزا صاحب کی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا حاصل کسی عقلمند کے نزدیک اس سے زائد نہیں ہو سکتا۔ کہ قادیانی پارٹی (جماعت) کے بعض متبعین مرزا صاحب کے یہ خیالات ہیں۔"

(تحریر مولوی محمد شفیع)

حالانکہ یہ عبارت زیر خط اظہار حق میں نہیں بیان کی گئی۔ چونکہ شاید ایسا ہی ہو۔ تو بموجب تحریر مولوی مرتضیٰ حسن صاحب رسالہ فتح صلا سے کسی قدر ترمیم کے ساتھ یہ عرض ہے:۔

"متبعین کا لفظ جمع ہے جس کا اطلاق کم سے کم تین پر ہوگا۔ اور پارٹی (جماعت) کا لفظ تو بہت ہی پر دال ہے۔ مگر ہم نے اس کا کم سے کم اس مضمون کے متعلق دو شخصوں کی شہادت پر مدار رکھا ہے۔ جنھوں نے علماء دیوبند سے صاف کہدیا ہے۔ وہ شہادت اسم وار معہ پتہ و نشان حلفیہ پیش کرنی ہوگی (حلفیہ ہم بتائیں گے) مگر بموجب رسالہ فتح صلا۔ وہی عبارت جو اظہار حق کی زیر خط لکھی گئی ہے۔ دکھانی یا بیان کرنی ہوگی اگر مضمون کچھ بدلا۔ اور شاہدوں کا قول نہ ہوا۔ تو یہ حدیث کہ مومن جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کے برعکس علماء دیوبند ثابت ہو گیا اور جو دکھلا دیا۔ تب بھی ان شہادتوں کا اثر احمدیت پر تو نہیں پڑ سکتا۔ مگر ہم ان کی اس محنت پر مبلغ سو روپے ان کو انعام دینگے۔ اور اس بیان میں سچا تسلیم کر لینگے۔

اس مضمون میں جو دیوبندی علماء سے مطالبہ کیا گیا ہے وہ صرف ان کی ایک تحریر کے متعلق ہے۔ ورنہ ان کے رسالوں۔ اشتہاروں۔ ٹریکٹوں اور کتابوں میں بے شمار اس قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ کہ انہوں نے جان بوجھ کر دیدہ دانستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف غلط اور بناوٹی الزام لگائے ہیں۔ خدا ان لوگوں کو سمجھ عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت مسیح موعودؑ کے متعلق

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

(نمبر ۱)

پیغام صلح مجریہ ۱۱؍ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں ایک گمنام مضمون بعنوان "نبوت مسیح موعود میں افراط و تفریط" شائع ہوا تھا۔ جس کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے کسی مرید کا ہے۔ واللہ اعلم۔

مضمون نگار صاحب نے جہاں ہمیں افراط کنندہ قرار دیا ہے وہاں غیر مبایعین کو تفریط کنندہ لکھا ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کو نہ مبایعین سمجھے۔ نہ غیر مبایعین۔ صرف مضمون نگار صاحب کو اپنا ہی وجود ایسا نظر آیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل دعاوی کو سمجھ سکا ہے۔ یہ خیال ایسا خطرناک ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی پر بھی دھبہ لگانے والا ہے۔ کیونکہ راقم مضمون کے نزدیک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل مشن کسی جگہ بھی دنیا پر قائم نہیں۔ ایسے خیال سے کیا یہ لازم نہیں آتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض ہی پوری نہیں ہوئی۔ اور خدا نے جس شخص کو مسیح موعود علیہ السلام بنا کر بھیجا تھا۔ وہ اپنے اصل دعاوی صرف ایک ہی شخص کو سمجھا کر چلے گئے ہیں۔ اور باقی جماعت جس گڑھے سے پہلے نکلی تھی۔ اسی میں پھر داخل ہو گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ راقم مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے خیال کی اصلاح فرمائینگے۔

راقم مضمون اپنا مذہب یہ ظاہر فرماتے ہیں:۔

"آپ مسیح موعودؑ تھے۔ آپ جری اللہ فی حلل الانبیاء تھے۔ آپ نبی تھے۔ مگر ایسے نہیں جیسے کہ آدم سے محمدؐ تک ہوئے یعنی براہ راست نبوت یافتہ۔ آپ ولی اللہ بھی نہ تھے۔ بلکہ یہ وہ برزخ ہے کہ در گفتن نمی آید۔ آپ محض امتی نبی تھے۔ آپ ظلی بروزی نبی تھے۔ آپ محمدؐ کے غلام تھے۔

مقام او مبیں از راہ تحقیر ٭ بدورانش رسولاں ناز کردند"

یہ راقم مضمون کا مذہب ہے۔ جو ان کے اپنے الفاظ میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ اس میں "بلکہ یہ وہ برزخ ہے کہ در گفتن نمی آید" کے فقرہ کے علاوہ باقی جس قدر عقائد لکھے گئے۔ وہی ہم مبایعین کے عقائد ہیں۔ ان عقائد سے ہمیں سر مو اختلاف نہیں۔

ہاں مضمون نگار صاحب جو بات ہماری طرف منسوب کر کے ہمیں افراط کے مدعی قرار دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم میں سے بعض "حضرت مرزا غلام صاحب کو محمد رسول اللہؐ سے افضل خیال کرتے ہیں"۔

اس کے متعلق میں یہ اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ کوئی شخص یہ عقیدہ رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی جماعت میں آ ہی نہ سکتا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ اور آپ کے شاگرد ہیں۔ تو تعجب ہے۔ کہ ہمارے مضمون نگار کو کوئی ایسا شخص ملا ہے جو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل خیال کرتا ہے۔ جب مسیح موعود خود یہ فرما چکے ہیں:۔

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

تو میں ہرگز ایسا خیال نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی شخص احمدی کہلا کر یہ خیال رکھتا ہو۔ مضمون نگار صاحب کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ورنہ وہ ایسے شخص یا اشخاص کا نام بتلائیں۔ تا انہیں ایسے عقیدہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے سرزنش ہو۔

دوسری بات مضمون نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "میرا خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کی نبوت کا اظہار قادیان میں اس کثرت سے کیا جاتا ہے کہ

اندرون و بیرون و از پس و پیش
در چپ و راست زیر و بالائے"

یہ لکھنے کے بعد لاہوری صاحبان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "اسی طرح اہل لاہور نبوت کی شان کو پاس بھی آنے نہیں دیتے وہ تجدید کا گھونٹ گھونٹتے ہیں"۔

مضمون نگار صاحب نے ہمارے متعلق جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں۔ میں ان کو پڑھ کر سخت حیران ہوں۔ ایک طرف راقم مضمون کا عقیدہ دیکھتا ہوں۔ دوسری طرف غیر مبایعین کے متعلق ان کا جو خیال ہے اسے ملاحظہ کرتا ہوں۔ تو استعجاب و حیرت میں پڑ جاتا ہوں معزز راقم کو واضح ہو۔ کہ اگر ان کا خیال درست بھی ہے۔ تو اس میں انہیں قباحت کیا نظر آئی ہے۔ جب وہ مانتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں۔ تو ان کی نبوت کا بکثرت ذکر کرنے میں کیا قباحت ہے۔ دیکھو آپ بھی پچھلے انبیاء کے متعلق بار بار نبی کہنے کو برا نہیں سمجھتے۔ پھر کیوں آپ اس بات پر اس قدر ناراض ہیں در اصل یہ وقت ہے کہ مسیح موعودؑ کی نبوت کا کثرت سے تذکرہ ہو تا کہ لوگوں کے اذہان میں عقائد صحیحہ اچھی طرح مرکوز ہو جائیں۔ اور وہ تجدید کا گھونٹ گھونٹنے والوں کے داؤ سے محفوظ ہو جائیں کیونکہ یہی درست راستہ ہے۔ کہ جب کوئی فریق کسی عقیدہ کے خلاف کھڑا ہو جائے۔ تو اس عقیدہ کا کثرت سے اعلان کیا جائے۔ تا کہ قوم پیدا ہونے والے خطرہ سے محفوظ رہے۔ راقم مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پانے کے مقر ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھی ہونگی۔ اور آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ قریباً تمام کتب میں آپ نے اصل بات کی مکرر سہ کرر تبلیغ کی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ اس امر کی تبلیغ کی ہے۔ کہ جو لوگ فن تبلیغ سے ناواقف ہیں۔ وہ اس کو بار بار پڑھ کر گھبراہٹ میں پڑ سکتے ہیں لیکن جو شخص طریقہ تبلیغ سے واقف ہو۔ وہ اس بات کو خوب سمجھتا ہے۔ کہ جو امر زیادہ سمجھانے والا ہو۔ اس کا بار بار اعادہ کرتے رہنا چاہیئے۔ تا کہ سامع کے ذہن میں وہ خیالات اچھی طرح مرکوز ہو جائیں۔ یہی حال مسئلہ نبوت کا ہے۔ جب ایک جماعت اس عقیدہ کے برخلاف کھڑی ہے۔ تو جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ دوسرے بھائی کی حفاظت کرے۔ اور اس کو بھٹکنے سے بچاتا رہے۔

تیسری بات مضمون نگار صاحب نے یہ تحریر فرمائی۔ کہ "جو شخص صاف صاف امتی نبی بن رہا ہو۔ وہ نبی محض نہیں بنایا جا سکتا۔ نہ نبی آخر الزمان"۔

اس کے متعلق میں راقم مضمون سے نہایت ادب سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ وہ مہربانی فرما کر ذرا "نبی محض" کی تشریح فرمائیں۔ شاید ان کے ذہن میں نبی محض کی جو تعریف ہو۔ اس لحاظ سے کوئی متبع آپ کو نبی نہ سمجھتا ہو۔ اگر نبی محض سے مراد راقم مضمون کے نزدیک وہی ہے۔ جو قرآن مجید کی آیت لا یظہر علےٰ غیبہ احداً الخ میں لی گئی ہے۔ تو اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی محض کہنے سے روکنے کا انہیں کوئی حق نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ و حقیقۃ الوحی میں قرآن مجید کی اسی آیت سے نبی و رسول کے معنے لکھ کر اپنے تئیں اس آیت کا مصداق قرار دیا ہے۔ ہاں اگر آپ ان معنوں کے علاوہ نبی محض کے کچھ اور معنے سمجھتے ہوں۔ جن کا ہمیں علم نہیں۔ تو اور بات ہے مگر مضمون نگار صاحب کو یہ ضرور بتا دینا چاہیئے تھا کہ نبی محض کے یہ معنے ہیں۔ جن کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصداق نہیں ہو سکتے۔ اور پھر ان معنوں پر کوئی سند بھی پیش کر دی جانی چاہیئے تھی۔ تا کہ ان معنوں پر غور کیا جا سکتا۔

389
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوتھی بات آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ الہام میں نبی کا لفظ ہے تو امتی کا بھی جو محض ختم نبوت کے اظہار کے لئے لایا گیا ہے۔ پس اس کا ترک کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ تاکہ مرزا صاحب کی نبوت آنحضرت صلعم کی نبوت کا ظل ثابت ہوتی رہے نہ کہ اصل نبوت۔ اس کے متعلق واضح رہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ امتی کا لفظ ختم نبوت (یعنی آنحضرت صلعم کے فیضان سے نبی بننے) کے اظہار کے لئے ہی لگایا گیا ہے۔ مگر میں اس خیال سے موافقت کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتا۔ کہ اس کا ترک کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ راقم مضمون کی غرض تو اس سے یہی ہے۔ کہ آپ کی نبوت ظلی ثابت ہوتی رہے۔ سو جن لوگوں نے اس امر کو سمجھ لیا ہو۔ کہ آپ کی نبوت ظلی ہے۔ نہ آنحضرت صلعم کی اصلی نبوت وہ اگر اپنے ذہن میں نبی کا یہ مفہوم رکھ کر مسیح موعود علیہ السلام کے لئے محض نبی کا لفظ استعمال کریں۔ تو کیا حرج ہے۔ ہاں اس امر میں آپ سے اتفاق کر سکتا ہوں۔ کہ غیر احمدیوں میں جب اس لفظ کا استعمال کیا جائے۔ تو یا ان قیود کے ساتھ استعمال ہونا چاہیئے۔ یا نبی کے لفظ کو استعمال کرتے ہوئے اپنے کلام میں اس کی تشریح کر دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ کسی مغالطہ میں نہ پڑ جائیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ غالباً تمام مبایعین یہی خیال رکھتے ہیں۔ اور وہ اس امر کا التزام بھی کرتے ہیں۔

پھر اگر راقم مضمون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتابوں کو پڑھا ہے۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی جگہ اپنے لئے محض نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور امتی اور ظلی وغیرہ کی قیود سے مقید نہیں کیا۔ اگر اس کا ترک کسی حالت میں جائز نہیں۔ تو راقم مضمون بتلائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیوں ترک کرتے رہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں بھی یہ لفظ بلا قید استعمال ہوتا رہا ہے۔ ذرا ریویو آف ریلیجنز کی ہی جلدیں اٹھا کر دیکھیں۔ ان میں کتنی جگہ مسیح موعود کو محض نبی نبی آخر زمان وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اور امتی وظلی کی قید کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اگر ان الفاظ کا ترک کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ تو مسیح موعود علیہ السلام نے خود کیوں کئی مقامات پر ترک کیا۔ اور مصنفین سلسلہ بھی ان کو ترک کرتے رہے۔

اگر راقم مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے "کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ امتی کا لفظ کسی حالت میں بھی ترک کیا نہیں جا سکتا خواہ سامع کو آپ کی نبوت کا مفہوم معلوم بھی ہو۔ تو پھر میں نہایت ادب سے پوچھتا ہوں۔ مجھے بتائیں کہ خود مسیح موعود علیہ السلام ہی کیوں نبی کا لفظ بغیر ملانے لفظ امتی کے اپنے لئے استعمال کرتے رہے۔

(قاضی محمد نذیر۔ لائلپور)

آریہ صاحبان سے چند سوال

نمبر (۱) سوامی دیانند نے مستند ستیارتھ پرکاش بار دوم صفحہ ۱۶۷ بار سوم صفحہ ۱۳۸ بار ہشتم صفحہ ۱۳۵ پر منوسمرتی کے حوالہ سے یہ شلوک

विविधानि च रत्नानि विविक्ते पूपपादयेत्

(ودو ودیانی ۔۔۔ اتفاقی دو کتے تو یادیت) درج فرمایا ہے۔ ہم نے مختلف مطابع کی بیسیوں منوسمرتیاں دیکھیں۔ مگر کسی ایک میں بھی یہ اشلوک نہیں ملتا۔

نمبر (۲) سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش بار دوم و سوم صفحہ ۴۲۹ ہندی صفحہ ۲۳۴ پر یجروید کے حوالہ سے मनच्छया

मनश्चक्षुः ये हृता मनच्छया प्रजापतेः

(منشیا رشیشچے تشوتنشا اجاپنت) ارقام فرمایا ہے۔ مگر یجروید میں اس منتر کا پتہ نہیں ملتا۔

نمبر (۳) سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش بار دوم و سوم صفحہ ۲۵۶ ہندی صفحہ ۲۲۵ پر منو جی کے حوالہ سے ایک اشلوک درج فرمایا ہے۔ جس کی آخری سطر یہ ہے۔ तं स्वेनिर्मितं

देवनिर्मितं देशम् आर्यावर्तं प्रचक्षते

(تم دیو نرمتم دیشم آریہ ورتم پرچکشتے) یہ اشلوک کسی منوسمرتی میں نہیں ہے۔ ہاں منوسمرتی پڑھنے سے ایک راز کا انکشاف ضرور ہوتا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی اپنا مطلب نکالتے وقت یا ضرورت پڑنے پر کسی دوسرے کی عبارت بدل دینے میں بھی عیب نہیں جانتے تھے۔ اس شلوک میں ब्रह्मावर्तं (برہماورتم) کی بجائے आर्यावर्तं (آریہ ورتم) بدل ڈالا گیا۔ ایک سوامی۔ سنیاسی بلکہ رشی بال آریوں کے مہرشی کا یہ فعل موزوں کہا جا سکتا ہے۔

نمبر (۴) سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش بار دوم صفحہ ۲۴۰ بار سوم صفحہ ۲۶۶ ہندی صفحہ ۲۷۹ میں پانڈو گیتا کے حوالہ سے ब्रह्मवाक्यं जनार्दन (برہم واکیم جنار دنہ) لکھا ہے۔ کیا کوئی اس کو پانڈو گیتا میں دکھا سکتا ہے؟

نمبر (۵) سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش بار دوم صفحہ ۳۴۲ بار سوم صفحہ ۴۴۴ ہندی صفحہ ۳۵۱ پر نروکت کے حوالہ سے

कश्यपः कस्मात् पश्यको भवतीति

(کشیپہ کسمات پشیکو بھوتی تی) درج کیا ہے۔ مگر نروکت میں اس کا پتہ نہیں چلتا۔

نمبر (۶) سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش بار دوم صفحہ ۴۴۴ بار سوم ۴۷۰ ہندی صفحہ ۳۵۳ پر بھاگوت کے حوالہ سے "نارائن نے اس سوت پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی قطار چلا دی" لکھا ہے۔ ساری بھاگوت کی ایک ایک سطر چھان جائیے۔ مجال کیا یہ عبارت مل سکے پھر بھی یہ فتویٰ لگانا "واہ رے واہ! بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ! کیا کہنا! تجھ کو ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی۔ محض اندھا ہی بن گیا ...... بھلا ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتوں کو وے اندھے پوپ اور باہر اندر کی پھوٹی آنکھوں والے ان کے چیلے سنتے اور مانتے ہیں۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے۔ کہ یہ انسان ہیں یا اور کوئی!!! ان بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم ہی میں نشٹ ہو گئے۔ یا پیدا ہوتے وقت مر کیوں نہیں گئے" [illegible]

نمبر (۷) سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش اردو بار دوم صفحہ ۴۴۷ بار سوم صفحہ ۴۸۷ ہندی صفحہ ۳۲۵ میں بھاگوت کے حوالہ سے जगाम गोकुलं प्रति (جگام گوکلم پرتی) لکھا ہے۔ یہ حوالہ نہ تو کسی مطبوعہ غیر مطبوعہ کسی بھاگوت میں ڈھونڈے نہیں ملتا۔

نمبر (۸) سوامی جی نے سنسکار ودھی ہندی صفحہ ۶۳ اردو صفحہ ۶۱ پر عبارت अथ गृहान् गच्छन्ति स्त्रियः (اتھو گرہان گنگ استریاہ) پارسکر گریہ سوتر کے حوالہ سے درج فرمائی ہے۔ مگر اصل کتاب میں اس کا پتہ نہیں لگتا۔

نمبر (۹) سوامی جی نے سنسکار ودھی ہندی ص۵۵ اردو ص۹۲ پر "منتروں کو پڑھ کر خاوند اپنے ہاتھ سے اپنی عورت کے بالوں میں خوشبودار تیل ڈال کے کنگھی سے درست کرے۔ ہاتھ میں اودمبر یا ارجن درخت کا رو (ریا کشا یا شاہی کا سنڈ) سے اپنی عورت کے بالوں کو صاف کر کے پٹی نکالے" حکم دیا ہے۔ اس عبارت کے مہذب یا غیر مہذب ہونے سے قطع نظر کر کے کیا اس حکم پر کوئی پرمان (مستند دلائل) وید منتر کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔

نمبر (۱۰) سوامی جی پنچ مہایگیہ صفحہ ۲۶ پر ارشاد فرماتے ہیں "گایتری منتر چاروں ویدوں میں ہے" کیا سوامی دیانند کا کوئی چیلہ اتھروید سے گایتری منتر دکھلانے کی ہمت کرے گا۔

وغیرہ وغیرہ۔ غرض بالفعل صرف ۱۰ سوالات بالصورت دیگر اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں۔ امید کہ اشدھی کے متوالے ان کا معقول جواب دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے۔ ورنہ درصورت دیگر اپنے رشی کے فتوے پر عمل کرنے کے لئے تیار و مستعد ہوں گے۔ "جو تحقیق سے غلط ثابت ہو۔ اس کو نہ خود پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ دوسروں کو پڑھانا چاہیئے" ستیارتھ ص۹۳ "اور جھوٹ سے ملی ہوئی۔ راستی بھی قابل ترک ہے۔ یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں میں ہے۔ اس کو ویسے ہی ترک کرنا چاہیئے۔ جیسے زہر آلودہ کھانے کی چیزیں ترک کر دینی چاہئیں۔" ستیارتھ ص۹۳۔ نتیجہ یہ کہ ستیارتھ پرکاش زہر کی طرح قابل ترک ہے۔ کیا آریہ سماجی اس پر توجہ کریں گے؟ دیدہ باید۔

(محمد ادریس خاں۔ بدایونی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نومبایعین

آخری عشرہ دسمبر ۱۹۲۵ء اور جنوری ۱۹۲۶ء

کچھ عرصہ سے نومبایعین کے نام اخبار میں شائع نہیں کئے جا سکے۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آٹھ صفحہ کے اخبار میں جس کے متعلق احباب کو پہلے ہی مضامین کم ہونے کی شکایت تھی۔ گنجائش نہ نکل سکتی تھی۔ اب انشاء اللہ نومبایعین کے نام باقاعدہ شائع کئے جائیں گے تا جماعت کی ترقی کے متعلق احباب کو سرسری اندازہ ہوتا رہے۔ سرسری اندازہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی وجہ سے بہت سے نام اس فہرست میں درج ہونے سے رہ جاتے ہیں ۔ ایڈیٹر

(۱۴۳)	غلام اللہ صاحب	ضلع شیخوپورہ
(۱۴۴)	نذیر احمد صاحب	نابھہ
(۱۴۵)	محمد کامل صاحب	ضلع مظفر گڑھ
(۱۴۶)	عبد القادر صاحب	ڈیرہ غازیخاں
(۱۴۷)	شیخ میر محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۱۴۸)	غلام سرور صاحب	ضلع گورداسپور
(۱۴۹)	فقیر احمد صاحب	〃 〃
(۱۵۰)	نظام الدین صاحب	〃 〃
(۱۵۱)	فیض اللہ صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخاں
(۱۵۲)	دین محمد صاحب	ضلع گورداسپور
(۱۵۳)	جعفر صاحب	〃 〃
(۱۵۴)	محمد محسن صاحب	〃 〃
(۱۵۵)	علی محمد صاحب	ضلع امرتسر
(۱۵۶)	بیرو صاحب	ضلع منٹگمری
(۱۵۷)	وزیر علی صاحب	ضلع ہوشیارپور
(۱۵۸)	غلام بھیک صاحب	〃 〃
(۱۵۹)	چانن دین صاحب	ضلع شیخوپورہ
(۱۶۰)	محمد حسین صاحب	〃 〃
(۱۶۱)	محمد دین صاحب	ضلع امرتسر
(۱۶۲)	مہر دین صاحب	〃 〃
(۱۶۳)	امام الدین صاحب	ضلع لائل پور
(۱۶۴)	دین محمد صاحب	〃 〃
(۱۶۵)	عبد اللہ صاحب	〃 〃
(۱۶۶)	امام الدین صاحب چوڑہ کرنانہ	ضلع گجرات
(۱۶۷)	اللہ دتا صاحب موضع نقمان	ضلع گجرات
(۱۶۸)	محمد حفیظ صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۱۶۹)	حاجی شیخ چاند صاحب	یادگیر
(۱۷۰)	محمد میراں صاحب	〃
(۱۷۱)	شیخ داؤد صاحب	〃
(۱۷۲)	حسن بن سعید سعدی صاحب	〃
(۱۷۳)	شیخ گھوڈو صاحب	〃
(۱۷۴)	عبد القادر صاحب	〃
(۱۷۵)	محمد خلیل صاحب	〃
(۱۷۶)	میر محمد قاسم صاحب	〃
(۱۷۷)	عبد القدوس صاحب	〃
(۱۷۸)	محمد ابراہیم صاحب	〃
(۱۷۹)	فضل کریم صاحب	ضلع گورداسپور
(۱۸۰)	اکبر علی صاحب	〃 〃
(۱۸۱)	غلام حیدر صاحب	ضلع لاہور
(۱۸۲)	خدا بخش صاحب	امرتسر
(۱۸۳)	بنت سید خلافت حسین صاحب	مونگھیر
(۱۸۴)	مولا بخش صاحب	ضلع لائل پور
(۱۸۵)	حاجی عبد الکریم صاحب	امرتسر
(۱۸۶)	محمد بخش صاحب	ضلع جالندھر
(۱۸۷)	مولوی غلام نبی صاحب خانیوال	ضلع ملتان
(۱۸۸)	عبد القادر صاحب	لائل پور
(۱۸۹)	نور محمد صاحب	ریاست پٹیالہ
(۱۹۰)	منشی احمد الدین صاحب	ضلع شاہ پور
(۱۹۱)	اہلیہ صاحبہ محمد دین صاحب	ضلع گوجرانوالہ
(۱۹۲)	بنو صاحب بھینی بانگر متصل قادیان	
(۱۹۳)	سلطان محمد صاحب	امرتسر
(۱۹۴)	میاں خاں صاحب	گجرات
(۱۹۵)	دیوان خاں صاحب	ضلع شیخوپورہ
(۱۹۶)	مولوی خورشید عالم صاحب	ضلع گوجرانوالہ
(۱۹۷)	غلام محمد صاحب	ریاست کشمیر
(۱۹۸)	فتح محمد صاحب	〃 〃
(۱۹۹)	عبد الحق صاحب	ضلع لدھیانہ
(۲۰۰)	ظہور حسین صاحب موضع پنج دڑیاں	ضلع گجرات
(۲۰۱)	عبد الرحیم صاحب	ضلع سہارنپور
(۲۰۲)	خیر دین صاحب	ضلع لاہور
(۲۰۳)	فیض احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۲۰۴)	اہلیہ ثناء محمد صاحب	〃
(۲۰۵)	جمال الدین صاحب	ریاست پٹیالہ
(۲۰۶)	میرزا احمد دین صاحب موضع آڑہ	ضلع گجرات
(۲۰۷)	پی۔ ایس کونتھر محی الدین صاحب کولمبو	سیلون
(۲۰۸)	فرید الدین صاحب بلور گھاٹ	بنگال
(۲۰۹)	زینت جان صاحب	〃 〃
(۲۱۰)	فضل الدین صاحب بھینی بانگر متصل قادیان	
(۲۱۱)	احمد اللہ صاحب	ریاست جموں
(۲۱۲)	عبد الغنی صاحب	〃 〃
(۲۱۳)	غلام فرید صاحب دیال گڑھ	ضلع گورداسپور
(۲۱۴)	فضل حسین صاحب تخت غلام نبی	〃 〃
(۲۱۵)	کمال الدین صاحب	ضلع کانگڑہ
(۲۱۶)	سائیں صاحب	ضلع گورداسپور
(۲۱۷)	سردار محمد صاحب	سارچور
(۲۱۸)	مولا بخش صاحب	ریاست پٹیالہ
(۲۱۹)	رحیمن بی بی	〃 〃
(۲۲۰)	لال دین صاحب	سیالکوٹ
(۲۲۱)	حسین بخش صاحب	ضلع پشاور
(۲۲۲)	اہلیہ حکیم محمد بخش صاحب	جھنگ
(۲۲۳)	محمد یوسف صاحب	پشاور
(۲۲۴)	احمد دی موسے صاحب	بلگام
(۲۲۵)	مہتاب صاحب چک لوہٹ	ضلع لدھیانہ
(۲۲۶)	فتح دین صاحب	سیالکوٹ
(۲۲۷)	غلام محی الدین صاحب	لدھیانہ
(۲۲۸)	اللہ دتا صاحب لدھے کے نیوے	
(۲۲۹)	علی بہادر صاحب	〃 〃
(۲۳۰)	عبد اللہ صاحب ڈچکوٹ	ضلع لائل پور
(۲۳۱)	عبد الحق صاحب گوکھووال	
(۲۳۲)	عبد الحق صاحب نواں کوٹ	ضلع شیخوپورہ
(۲۳۳)	عبد الواحد صاحب نانوڈوگر	〃 〃
(۲۳۴)	نور محمد صاحب	سیالکوٹ
(۲۳۵)	محمد دین صاحب	〃
(۲۳۶)	نور محمد صاحب گوئنہ	ضلع رہتک
(۲۳۷)	مستری عبد الغفور صاحب	پونچھ
(۲۳۸)	خلاص خاں صاحب	ضلع لائل پور
(۲۳۹)	اعظم علی صاحب	〃 〃
(۲۴۰)	شیخ عبد اللطیف صاحب	لاہور
(۲۴۱)	ابراہیم صاحب	دھاریوال
(۲۴۲)	غلام محمد صاحب	گنگو ہل امرتسر
(۲۴۳)	اللہ بخش صاحب	
(۲۴۴)	پیر محمد صاحب	
(۲۴۵)	غلام رسول صاحب	ضلع گورداسپور
(۲۴۶)	غلام حسین صاحب	〃 〃
(۲۴۷)	تاج دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۲۴۸)	امام دین صاحب	ریاست کپورتھلہ
(۲۴۹)	فضل دین صاحب	ضلع ہوشیارپور
(۲۵۰)	عنایت اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۲۵۱)	حبیب اللہ صاحب	ضلع گجرات
(۲۵۲)	میراں بخش صاحب	〃 〃
(۲۵۳)	راج علی صاحب	〃 〃
(۲۵۴)	احمد علی صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۲۵۵)	اللہ بخش صاحب نمبردار	ضلع گورداسپور
(۲۵۶)	افتخار احمد صاحب	〃 〃
(۲۵۷)	الٰہی بخش صاحب	ضلع مراد آباد
(۲۵۸)	دوست خاں صاحب	ضلع جالندھر
(۲۵۹)	عبد الکریم صاحب	ضلع راولپنڈی
(۲۶۰)	غلام نبی صاحب	ضلع جالندھر
(۲۶۱)	سراج الحق صاحب	ضلع گورداسپور
(۲۶۲)	عبد الرشید صاحب	ضلع لائل پور
(۲۶۳)	محمد شاہ صاحب	ضلع جہلم
(۲۶۴)	مبارک احمد صاحب	〃 〃
(۲۶۵)	کرم دین صاحب	〃 〃
(۲۶۶)	شیخ محمد حسین صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۲۶۷)	اللہ دتا صاحب	〃 〃
(۲۶۸)	اسمٰعیل صاحب	〃 〃
(۲۶۹)	سردار خاں صاحب	〃 〃
(۲۷۰)	مہر دین صاحب	〃 〃
(۲۷۱)	محمد دین صاحب	〃 〃
(۲۷۲)	وزیر احمد صاحب	〃 〃
(۲۷۳)	محبوب عالم صاحب	کیمل پور
(۲۷۴)	چوہدری محمد حسین صاحب	ضلع شاہ پور
(۲۷۵)	اللہ راس صاحب	
(۲۷۶)	بھاگ دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۲۷۷)	عبد اللہ صاحب	〃 〃
(۲۷۸)	اسد اللہ صاحب	ریاست کشمیر
(۲۷۹)	نور دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
(۲۸۰)	اللہ رکھا صاحب	〃
(۲۸۱)	عبد الحکیم صاحب	〃
(۲۸۲)	مولا بخش صاحب	〃
(۲۸۳)	علی بخش صاحب	ضلع سرگودھا

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

نئے سال کے نئے تحفے

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے اس سال احباب احمدیہ کی خاطر مندرجہ ذیل نادر و لاجواب کتابیں بصرف زر کثیر شائع کی ہیں۔ دوستوں پر لازم ہے کہ انہیں خریدیں، پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں ؀

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نور القرآن حصہ اوّل قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا، صداقت اسلام و نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت اور عیسائیت و دیگر ادیان باطلہ کا رد۔ قیمت ۴ر

نور القرآن حصہ دوم اسلام کی سچائی اور عیسائیت کا لاجواب رد۔ پادریوں کے مشہور اعتراضوں کی تردید۔ اور نبی کریم صلعم کا معصوم اور نبی ہونا براہین نیرہ سے ثابت کیا ہے ۶ر

پرانی تحریریں تین معرکۃ الآراء مضامین (۱) عید و فرقان کا مقابلہ۔ (۲) الہام کی حقیقت (۳) آریوں کے مسئلہ قدامت روح و مادہ کی تردید۔ قیمت ۳ر ؀

ستارہ قیصریہ ملکہ معظمہ وکٹوریا کو تبلیغ اسلام اور اپنے دعوے ماموریت کی تبلیغ ؀ ۱ر

روئداد جلسہ دعا سورہ والناس کی تفسیر۔ گورنمنٹ انگریزی کے احسانات کا ذکر۔ اطمینان عبادت کی چار شرطوں کا ذکر۔ جہاد کا اصل مطلب وغیرہ ؀ ۳ر

ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی و عبد اللہ چکڑالوی قرآن کریم، تعامل، حدیث اور فقہ کے مراتب اور ہر ایک کے متعلق سچا فیصلہ کہ ان میں سے کون کس پر مقدم ہے ۔ ۱ر

کشتی نوح یہ چوتھی بار بڑے اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ اب کے اس میں سولہ صفحہ کا انڈکس اور فہرست مضامین بھی لگایا گیا ہے۔ حضرت اقدس کی پاک تعلیم کا مطالعہ کرنیوالوں کو اس کا پڑھنا لازمی ہے۔ ۶ر

تقریر و تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

ہستی باری تعالیٰ یہ وہ معرکۃ الآراء مضمون ہے۔ جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء میں بیان فرمایا تھا۔ اور جس کے لئے دوست مدت سے چشم براہ تھے۔ اور جس کے جلد سے جلد شائع کرنے کا تقاضا کیا کرتے تھے۔ اب بعد از نظر ثانی پہلی دفعہ نہایت اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا گیا ہے۔ مضمون کی تعریف یا اس کی اہمیت بتلانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کا طرز استدلال اور اہم سے اہم اور نازک سے نازک مسائل کو آسان اور عام فہم طریق پر بیان کرنا مخفی نہیں۔ اس لئے دوستوں پر لازم ہے کہ وہ اسے خریدیں۔ پڑھیں اور دیکھیں کہ مضمون کو کس خوبی اور لاجواب طرز پر بٹھایا ہے۔ اور اس تمام مسائل سے اہم ترین مسئلہ کو حضور نے بیان کرتے ہوئے کس قدر عام فہم اور سہل کر دیا ہے۔ کہ پڑھتے ہی فوراً سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ ہندوستان و توحید کو اس کا مطالعہ نہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے۔ حجم ۱۰۰ صفحہ ۔ عہ

حقیقۃ النبوۃ یہ تصنیف لطیف [illegible] دوسری مرتبہ شائع کی گئی ہے۔ اس میں مسئلہ نبوت کے ہر پہلو پر بسوط بحث کی گئی ہے۔ حجم ۳۰۰ صفحہ سے زیادہ۔ مگر قیمت صرف عہ

اسلام اور قتل مرتد مصنفہ حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ یہ وہ ضروری اور محققانہ مضمون ہے۔ کہ جس کا کچھ حصہ الفضل میں بھی شائع ہوا تھا۔ اور جسے اب مکمل کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے ؀

اس میں جہاں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ مرتد کے متعلق جو تعلیم اسلام کے نادان دوستوں نے پیش کی ہے۔ وہ اسلام کے منور چہرہ پر نہایت بدنما داغ ہے وہاں قرآن کریم و احادیث نبوی اور دیگر اسلامی لٹریچر سے بھی یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ اسلام نے ہرگز مذہب میں جبر اور تشدد روا نہیں رکھا۔ قیمت صرف عہ

بہائی مذہب کی حقیقت جناب مولانا مولوی فضل دین صاحب احمدی پلیڈر نے اپنے لمبے اور گہرے مطالعہ اور کمال تحقیق کے بعد تصنیف فرمایا ہے۔ اس میں بابیوں اور بہائیوں کی مستند اور مسلمہ کتب و تحریرات سے ہی یہ امر واضح کیا ہے۔ کہ یہ فرقہ اسلام سے نہ صرف کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اسلام کا سخت دشمن ہے۔ حجم ۱۲۴ صفحہ۔ مگر قیمت عام اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف ۱۰ر رکھی گئی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس کے متعدد نسخے خرید کر اسلامی پبلک میں تقسیم کریں۔ تاکہ اس زہریلی تحریک سے لوگ واقف ہو کر اس کے اثرات سے محفوظ رہیں ؀

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی جو اس موقعہ پر اور جگہ سے شائع ہوئی ہیں۔ ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں ؀

حدوث روح و مادہ ۱۲ر ؀ تفسیر القرآن یعنی خزینۃ العرفان جلد اوّل مسیح موعود ۳ر ؀ مباحثہ سرگودہ ۴ر ؀ مباحثہ آریہ سماج ۶ر مباحثہ ختم نبوت ۳ر ؀ تفسیر سورہ جمعہ از حضرت خلیفہ اول ۲ر ؀ احمدیہ نوٹ بک مجلد عمر ؀ حمائل حقوق مجلد عگار ؀ خزینۃ العلوم ۷ر ؀ اسلامی اصول کی فلاسفی ۵ر ؀ فرائض مستورات ۸ر ؀ صداقت اسلام بلائے دمشق ۱ر ؀ صادقوں کی روشنی ۵ر ؀ چشمۂ مرزا احمد بیگ ۳ر ؀ اسلام عالمگیر مذہب ہے ۔ ۳ر ؀

المشتہر

مینیجر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

آنے والی ایسٹر کی تعطیلات کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی کے ٹکٹ جو ۱۶ر اپریل سنہ ۱۹۲۶ء تک بشمول ۲۶ر مارچ و ۵ر اپریل ۱۰۰ میل سے زیادہ فاصلہ کے لئے حسب ذیل شرح پر دیئے جائیں گے ؀

درجہ اول و دوم ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا ½ کرایہ ؀

درجہ درمیانہ جو ٹکٹ ۳۱ر مارچ تک دیئے جائیں گے۔ ان کا نرخ ۸ پائی فی میل کے حساب سے ہوگا۔ اور جو اس سے بعد جاری ہونگے۔ ان کے لئے ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا نصف کرایہ وصول کیا جائیگا۔ لیکن کالکا شملہ سیکشن پر یہ نرخ نہیں ہوگا۔ وہاں اس تمام عرصہ کے لئے ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا ½ کرایہ وصول کیا جائیگا۔

دفتر ایجنٹ لاہور مورخہ ۵ر فروری سنہ ۱۹۲۶ء

دی۔ ٹی۔ ایچ بولتھ برائے ایجنٹ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

سردار پرتاب سنگھ ولد سردار لکھا سنگھ قوم تیجہ سکنہ گھمیانہ مگھیانہ بنام سلطان ؀

دعوے اصاربروئے تمسک

اشتہار بنام سلطان ولد بہاول بھروانہ سکنہ حاکم بھروانہ تحصیل شورکوٹ ؀

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ لہٰذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ بمورخہ ۲۰ ۲۶/۲ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ؀ ۲۶/۲/۳

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

فرم سجن رام رام چند وغیرہ بذریعہ سجن رام ولد تھامال رام سکنہ باغ تحصیل جھنگ مدعی بنام سلطان ؀

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعویٰ مبلغ مالعہ روپیہ بروئے بہی

اشتہار بنام سلطان خان ولد لنگر خان ذات بلوچ سکنہ چاہ جاوی داخلی بھیانہ غربی تحصیل جھنگ ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ بنام مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مورخہ ۲۲ / ۲ / ۲۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی نہ کرے گا۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ؛ ۳ / ۲ / ۲۶

مہر عدالت   دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

جھوان ولد گاماں قوم چیلہ سکنہ چیلہ تحصیل جھنگ وغیرہ مدعیان بنام علی وغیرہ ؛

دعویٰ استقرار مبادلہ اراضی

اشتہار بنام امیر ولد سلطان و ہمایوں ولد شیر انا بالغ بولایت امیر چچا خود ۔ احمد یار ولد حاجی و لولہ و دلی پسران خدایار اقوام چیلہ سکنائے کچھان تحصیل جھنگ و ریانہ ولد خدایار و دیالو ولد بکھو اقوام چیلہ سکنائے چک عنہ ۲۹ تحصیل شورکوٹ ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہے ہیں۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مدعا علیہم کے نام جاری کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳ / ۲ / ۲۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کریں۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ؛ ۳ / ۲ / ۲۶

مہر عدالت   دستخط حاکم

حَبّ اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے (۶) جن کے بچے کمزور بد صورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ تین تولے کیلئے محصولڈاک معاف ۶ تولہ تک خاص رعایت

المشتہر :۔ ناظم دواخانہ نور الدین ... (عبد اللہ) دوا خانہ حسین الصحت قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— مہاشہ راج پال ناشر رنگیلا رسول نے خان بہادر خان صاحب شیخ غلام حسین ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں ایک درخواست اس امر کی دی تھی۔ کہ چونکہ مسٹر فیلبوس مجسٹریٹ کی عدالت سے اسے انصاف کی امید نہیں اس لئے اس کا مقدمہ کسی اور عدالت میں منتقل کر دیا جائے۔ مجسٹریٹ مذکور نے ملزم کی درخواست نامنظور کر دی ہے ؛

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کی جنرل کونسل کے تیس ممبران نے استعفاء دیدیا ہے۔ کیونکہ حالات موجودہ میں وہ انجمن کے معاملات کی ذمہ داری اپنے سر لینی نہیں چاہتے۔ ان تیس ارکان میں بہت سے معزز و با اثر اصحاب شامل ہیں۔ جن میں سے اکثر سالہا سال سے انجمن کی قیمتی خدمات ادا کر رہے ہیں ؛

—— حسب ذیل پریس کمیونک شائع کی گئی ہے۔ ہز ایکسلنسی گورنر جنرل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس امر کی تحقیقات کے لئے کہ ممتاز بیگم کے بھگائے جانے اور قتل باؤلا کے سلسلہ میں ہز ہائینس مہاراجہ اندور کا کیا تعلق ہے۔ ایک تحقیقاتی کمیشن کا تقرر کیا جائے۔ کمیٹی کا کام واقعات کی تحقیقات کرنا۔ اور وائسرائے کی خدمت میں اپنا مشورہ پیش کرنا ہو گا۔ جب گورنر جنرل اس امر کا فیصلہ کریں گے۔ کہ عدالت تحقیقات کے تقرر کا وقت آ گیا ہے تو والی ملک متعلقہ کو اس بات کا اختیار ہو گا۔ کہ وہ اطلاع کر دے کہ وہ کمیشن کا تقرر نہیں چاہتا ؛

—— ریاست مونڈر کے مہاراجہ نے حدود ریاست میں گاؤکشی کی ممانعت کر دی ہے ؛

—— بمبئی ۴ فروری۔ ایوننگ نیوز کو اندور سے ایک تار بدیں مطلب موصول ہوا ہے۔ کہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مہاراجہ اندور کا جواب وائسرائے کو بھیج دیا گیا ہے۔ اس میں مہاراجہ صاحب نے تحقیقاتی کمیشن کا مقرر کیا جانا منظور کر لیا ہے۔ دربار کے قانونی مشیر صفائی کی طرف سے مقدمہ کی تیاریاں کر رہے ہیں ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ نئے وائسرائے لارڈ ارون وائسرائیلٹی کا چارج لینے کے جلد ہی بعد پنجاب تشریف لائیں گے ۲۱ اپریل کو وہ سلیمان کی میں ستلج ویلی پروجیکٹ کا افتتاح کریں گے ؛

—— نارتھ ویسٹرن ریلوے نے چند اسٹیشنوں پر ٹکٹ بیچنے کے لئے چند لیڈیاں مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؛

کلکتہ۔ ۴ فروری۔ ہفتہ مختتمہ ۲۳ جنوری میں بنگال میں ڈاکہ زنی کی اکتالیس وارداتیں ہوئیں ؛

—— سکندرآباد۔ ۴ فروری۔ قصر فلک نما کی چوری کے سلسلے میں نظام پولیس موسیٰ ندی سے قیمتی اشیاء برآمد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس لئے کہ مجرموں نے بعض چیزیں اس میں پھینک دی ہیں ؛

—— لاہور ۴ فروری۔ پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۵ فروری سے شروع ہو گا۔ اور ۱۸ مارچ تک جاری رہے گا ؛

—— بمبئی کے ایک اخبار کا خاص نامہ نگار مقدمہ قتل باؤلہ اور مہاراجہ اندور کے متعلق یہ اطلاع دیتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب نے گورنر جنرل کا پیغام موصول ہونے کے بعد فوراً سر تیج بہادر سپرو کو جو اس بارے میں انہیں مشورہ دیتے ہیں طلب کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب ان الزامات سے جو ان پر لگائے جاتے ہیں۔ انکار کرتے ہیں۔ اور اس لئے انہیں بلایا گیا ہے۔ کہ آپ ان الزامات کے متعلق اپنی ریاست میں تحقیقات کرائے جانے کے متعلق گورنمنٹ ہند کو مدد دیں۔ تاکہ اس واردات کے آغاز و ابتداء کا پتہ لگ سکے۔ اس مقصد کو مد نظر رکھ کر افسران پولیس ریاست اندور میں پہنچ گئے ہیں۔ اور وہاں ضروری تحقیقات شروع ہو گئی ہے ؛

—— لاہور ۔ ۵ فروری۔ پنجاب میں گذشتہ دو ماہ کے اندر جبری ابتدائی تعلیم میں بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ جبری تعلیم کا طریقہ ضلع انبالہ کی دو میونسپلٹیوں اور ۲۱ ڈسٹرکٹ بورڈ مدارس کے حلقوں کے اندر اور ۹ ڈیرہ غازی خاں ایک۔ رہتک ۸، گوڑگانوں اور ۹ کرنال کے حلقوں میں رائج کیا گیا ہے۔ اسوقت ایسے دیہاتی مدارس کے حلقوں کی مجموعی تعداد ۱۲۳۱ اور میونسپلٹیوں کی ۳۸ ہے۔ جہاں جبری ابتدائی تعلیم شروع کر دی گئی ہے ؛

—— گورنمنٹ مدراس نے اپنے دفتر کے ایک کلرک کو ایک روپیہ جرمانہ اس بنا پر کر دیا۔ کہ اس نے لفظ ولنگڈن کا ہجہ غلط کیا تھا ؛

ممالک غیر کی خبریں

—— پیرس یکم فروری۔ فرانسیسی اخبار "لی ہیومینیٹ" کا بیان ہے۔ کہ بتاریخ ۱۰ جنوری شام میں جس وقت فرانسیسی دیسی سپاہیوں کے دستوں کو شامیوں کے ایک گروہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ تو انہوں نے اپنے ہتھیار پھینک دیئے۔ اس پر فرانسیسی افواج کے کمانڈر کو مجبور ہو کر کمک بھیجنے کے لئے تین روز تک انتظار کرنا پڑا ؛

—— رگبی ۔ ۴ فروری ۔ شیفیلڈ کے ایوان تجارت کے نائب صدر مسٹر چیمبرلین کا بیان ہے ۔ کہ آج کل قبل جنگ کی قیمتوں سے شیفیلڈ میں بنے ہوئے سامان کی قیمتوں کا اضافہ ۲۵ فیصدی سے زیادہ نہیں ہے ؛

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر) (منشی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قاسم پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)